U.I.ZAKIROVA

URDU TILI

(amaliy mashg'ulotlar uchun)

O‘ZBEKISTON RESPUBLIKASI

OLIY TA’LIM, FAN VA INNOVATSIYALAR VAZIRLIGI

TOSHKENT DAVLAT SHARQSHUNOSLIK UNIVERSITETI

ZAKIROVA UMIDA ISMATOVNA

URDU TILI

(amaliy mashg’ulotlar uchun)

Toshkent – 2024

Zakirova Umida. Urdu tili (amaliy mashg'ulotlar uchun). – Toshkent, 2024

Bakalavriyat bosqichining boshlang'ich o'rta daraja va yuqori o'rta darajadagi talabalarini o'qitish uchun taqdim etilayotgan ushbu o'quv qo'llanma til tizimining atroflicha va aniq manzarasini to'liq yoritib beradi. O'quv qo'llanmada Pokiston va Hindiston yozuvchilarining hikoyalari va sohaga oid matnlardan foydalanildi. Kitobda matn, urducha-o'zbekcha lug'at, mavzu yuzasidan savol va topshiriqlar taqdim qilingan.

Mazkur o'quv qo'llanma Toshkent davlat sharqshunoslik universitetining filologiya va tarix yo'nalishlarida tahsil olayotgan talabalar uchun mo'ljallangan bo'lib, talabalarga nafaqat tildagi so'z boyligini kengaytirishga xizmat qiladi, balki nutq va muloqot madaniyatini oshirish uchun ham mos keladi. Ushbu o'quv qo'llanma o'quv dasturi asosida tuzilgan.

Mas'ul muharrir:
Muhibova U.U.
filologiya fanlari doktori, prof.

Taqrizchilar:
Abdurahmonova M.H.
filologiya fanlari nomzodi, prof.

Kazakbayev A.A.
filologiya fanlari boyicha falsafa doktori,(PhD).

Ushbu o'quv qo'llanma Toshkent davlat sharqshunoslik universiteti rektorining 2014 - yil 10 iyuldagi 165-UM-sonli buyrug'iga asosan nashrga tavsiya qilingan. (bayonnoma № 165-15, 2024-yil)

© Toshkent davlat sharqshunoslik universiteti, 2024 yil.

SO‘ZBOSHI

Til o‘rganish insonga dunyoni kengaytiradi, chunki har bir tilda bitilgan manbalar – bir olam haqiqatlar manbaidir. Til o‘rgangan kishi yangi haqiqatlar olamini kashf etadi. Tilni yaxshi bilish bu tillarda yozilgan manbalarga yo‘l ochilishidir.

Mamlakatimiz o‘z ozodligiga erishishi bilan ko‘p masalalar qatorida xorijiy tillarni o‘rganish ham nechog‘li zarurligi ayon bo‘lib qoldi. Davlatimiz Prezidenti Sh. Mirziyoevning “Sharqshunoslik sohasida kadrlar tayyorlash tizimini tubdan takomillashtirish va ilmiy salohiyatni oshirish chora-tadbirlari to‘g‘risida”gi qaroriga binoan sharq tillarini o‘rganish va kadrlarni yetishtirishga yanada katta e’tibor qaratilmoqda. Unga ko‘ra, “Sharq mamlakatlarining tillari, tarixi, madaniyati, moddiy va ma’naviy merosi, iqtisodiyoti, siyosati, xalqaro maydondagi nufuzi, ularning zamonaviy antropologiya va etnologiyasi, tarjimashunoslik, shuningdek, turizm va gid hamrohligi sohalarida zamonaviy bilimlarni mukammal egallagan, mehnat bozori uchun raqobatbardosh bo‘lgan kadrlarni tayyorlash”[1]-muhim masala etib belgilandi.

Mamlakatimizda ko‘pgina xorijiy tillar qatorida urdu tiliga ham alohida urg’u berilmoqda. 2022-yilning 1-mart kuni O‘zbekiston va Pokiston o‘rtasidagi diplomatik aloqalar o‘rnatilganiligining 30 yilligi munosabati bilan o‘tkazilgan tadbirlar doirasida Toshkent davlat sharqshunoslik universitetida “Urdu tili, adabiyoti, Pokiston tarixi va madaniyati” kafedrasi ochildi va hozirda faoliyat yuritmoqda. Bu o‘quvchi-talaba yoshlarga urdu tilidagi o‘quv qo‘llanma va darsliklar yaratish zaruratini yuzaga keltirdi. Ushbu o‘quv qo‘llanmaga kiritilgan matnlar mavzularining xilma-xilligi, tilining sodda va murakkabligi jihatidan ajralib turadi. Bunda talabalar o‘zining bilim darajasi va qiziqishidan kelib chiqib, matnlarni tanlash huquqiga ega bo‘ladilar.

Mazkur o‘quv qo‘llanmani tuzishda “Panchatantr”, Shayx Sa’diyning “گلستاں کی کہانیاں” hikoyalar to‘plami, Pokiston va Hindistonda nashr qilingan urdu tilidagi matnlar to‘plamidan foydalanildi. Matnlar hind madaniyati, odob-ahloq, ta’lim-tarbiya, tarixiy joy va voqealar, atrof-muhitga oid mavzulardan iborat. Kitobda matnlardan tashqari urducha-o‘zbekcha lug‘at, mavzu yuzasidan savol va topshiriqlar o‘rin olgan.

Bu kitob urdu tiliga qiziquvchilar uchun ham o‘quv qo‘llanma vazifasini o‘taydi, deb umid qilamiz.

---

[1]O‘zbekiston Respublikasi Prezidentining 2020 yil 16 apreldagi PQ-4680-son qarori.

پہلا سبق

رائے کا احترام

"آج ہم نے ایک نئی بات سنی ہے۔۔۔۔ بڑے مزے کی بات"

عدنان نے گھر میں داخل ہوتے ہی بڑی خوشی سے امّی کو بتایا۔

امّی نے پوچھا: کون سی نئی بات؟

عدنان کہنے لگا: ہمارے اُستاد ظفر علی صاحب نے بتایا کہ کل کلاس کے مانیٹر کا الیکشن ہو گا۔ ندیم اور راشد میں مقابلہ ہو گا۔

امّی جان: واہ! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔

عدنان: لیکن میرے ذہن میں یہ سوال ہے کہ عادل پہلے سے کلاس کا مانیٹر تھا، اُسے ہی رہنے دیتے۔ اگر مانیٹر بدلنا ہی تھا، تو کسی اور کو مقرر کر دیتے۔ الیکشن کی ضرورت آخر کیوں پیش آئی؟

امّی جان: بیٹا! ہمارے پیارے نبی کا فرمان ہے کہ ہر کام باہمی مشورے سے کیا کرو۔ کلاس کے الیکشن کا مقصد بھی یہی ہے کہ مانیٹر کے انتخاب میں سب کی رائے لی جائے۔ اسی طرح کوئی اچھّا طالب علم پوری کلاس کا نمائندہ بنے۔

عدنان: امّی جان! ہمارے اُستاد صاحب نے تو کہا تھا کہ آپ ووٹ دیں گے۔

امّی جان: بیٹا! اُستاد صاحب نے درست کہا ہے۔ ووٹ حقیقت میں رائے اور مشورہ ہی تو ہے۔

عدنان: امّی جان! میں کس کو ووٹ دوں؟

امّی: بیٹا! آپ جس کو بھی ووٹ دیں اس میں چند خوبیاں ہونی چاہییں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جس کام کے لیے اس کو ووٹ دیا جاتا ہے وہ اس کا اہل ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ دیانت دار ہو اور لوگوں کے ساتھ ہم دردی رکھتا ہو۔

عدنان: امّی! میں تو راشد کو ووٹ دوں گا۔ وہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ وہ سچ بولتا ہے۔ کسی کو تنگ نہیں کرتا اور ہر لڑکے کی مدد کرتا ہے۔ جب دو لڑکے آپس میں لڑ پڑے تو وہ دونوں میں صلح کرا دیتا ہے اور ان کو کہتا ہے کہ ہمیں لڑنا نہیں چاہیے، ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

امّی جان: شاباش بیٹا! آپ جس کو موزوں سمجھتے ہیں اس کو ووٹ دیں اور دوسرے طلبہ کو بھی اُس کی اچھّائی کی وجہ سے اُسے ووٹ دینے کے لیے آمادہ کریں لیکن یاد رکھیں کہ ہر معاملے میں ہر شخص کی رائے ایک جیسی نہیں ہوتی۔ آپ کے بہترین دوست بھی بہت سے معاملات میں آپ کی رائے سے اختلاف کر سکتے ہیں۔ ہر شخص کو اپنی رائے رکھنے کا حق ہے۔ اگر کسی کی رائے ہماری رائے سے مختلف ہو، تو ہمیں اس سے جھگڑا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کی رائے کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اصول یہ ہے کہ آپ اپنی رائے دیں لیکن کثرتِ رائے سے جو فیصلہ ہو، اُسے خوش دِلی سے قبول کریں۔ اسی کو "جمہوری رویّہ" کہتے ہیں۔

عدنان: امّی جان! یہ تو بہت اچّھی عادت ہے۔

امی جان: جی بیٹا! اس اچّھی عادت کو دنیا بھر میں پسند کیا جاتا ہے۔ آپ لوگوں کو بھی یہ اچّھی عادت ابھی سے اپنانی چاہیے۔ آپ کے استاد صاحب کلاس کا الیکشن اِس لیے کروا رہے ہیں تا کہ آپ لوگ وہ باتیں سیکھ لیں، جو آنے والی زندگی میں آپ کے کام آئیں گی۔

عدنان (معصومیّت سے): امّی جان! کون سی باتیں؟

امّی جان: ہمارے ملک کا پورا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" ہے۔ "جمہوریہ" اُس ملک کو کہتے ہیں جہاں عوام کی اکثریّت کے مشوَرے سے حکومت بنائی جاتی ہے۔ عوام سے ووٹ کی صورت میں رائے لی جاتی ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں بھی اسی طرح ہوتا ہے، جیسے کل آپ کلاس کے مانیٹر کے انتخاب کے لیے ووٹ دے رہے ہیں۔

عدنان: امّی جان! اس کا مطلب یہ ہے کہ ووٹ کی بہت اہمیّت ہے۔

امّی جان: جی بیٹا! ووٹ کا استعمال ہر فرد کو کرنا چاہیے۔ اور ہمیشہ بہترین نمائندے کو ووٹ دینا چاہیے۔

عدنان (پرجوش انداز): میں ان باتوں پر خود بھی عمل کروں گا اور اسکول میں سارے دوستوں کو بھی اِن باتوں کی ترغیب دوں گا۔

لغت

الیکشن	saylov
انتخاب	tanlov, saylov
ووٹ دینا	ovoz bermoq
اہل ہونا	uddalay olmoq
صلح کرنا	yarashtirmoq

mos	موزوں
shay bo‘lmoq, hozirlanmoq	آمادہ کرنا
tan olmoq	تسلیم کرنا
ko‘pchilik fikri	کثرتِ رائے سے
xalq irodasi	جمہوری رویّہ
beg’uborlik bilan, soddalik bilan	معصومیّت سے
tashviqot qilmoq	ترغیب دینا

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
2. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
3. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- نمائندے یا لیڈر کا انتخاب سب کی رائے اور مشورے سے ہونا چاہیے۔
- نمائندگی کے لیے اہل اور دیانت دار فرد کے حق میں اپنی رائے دینی چاہیے۔
- دوسروں کی رائے کا احترام کرنا چاہیے۔
- اکثریّت کی رائے کو خوش دلی سے قبول کرنا جمہوری رَوَیّہ کہلاتا ہے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1) الیکشن کیوں کروائے جاتے ہیں؟

2) ووٹ حقیقت میں کیا ہے؟

3) مشورے سے کیا مراد ہے؟

4) جمہوری رویّے سے کیا مُراد ہے؟

5) جمہوریہ کسے کہتے ہیں؟

6) ایک نمائندے یا لیڈر میں کیا خوبیاں ہونی چاہیں؟

درست بیان کے سامنے (✔) غلط بیان کے سامنے (✖) کا نشان لگائیں۔

1) اسکول میں کلاس مانیٹر کا الیکشن تھا۔

2) عدنان نے کہا: میں راشد کو ووٹ نہیں دوں گا۔

3) کثرتِ رائے سے جو فیصلہ ہو، اُسے قبول کرنا ضروری نہیں۔

4) ہمارے ملک کا پورا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔

5) ووٹ کا استعمال ہر شہری کو نہیں کرنا چاہیے۔

اگر آپ کے دو ہم جماعت کسی بات پر آپس میں ناراض ہو جائیں تو آپ ان میں کیسے صلح کروائیں گے؟

"با" اور "لا" سابقے ہیں۔ ان سے تین تین الفاظ بنائیں۔ جیسے: باادب، لاجواب۔

با_____	با_____	با_____	لا_____	لا_____	لا_____

"دار" اور "فروش" لاحقے ہیں۔ ان سے تین تین الفاظ بنائیں۔ جیسے: جان دار، گل فروش۔

_____دار	_____دار	_____دار	_____فروش	_____فروش	_____فروش

دوسرا سبق

پاؤں یا جوتا

(شیخ سعدی کی حکایتیں)

میں نے کبھی قسمت کی خرابی یا آسمان کی سختی کی شکایت نہیں کی- ایک بار ایسا ہوا کہ میں ننگے پاؤں تھا اور جوتا بھی نہیں خرید سکتا تھا- اسی غم میں میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا- وہاں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں ہی نہیں تھے- میں نے خدا کی نعمت کا شکر ادا کیا اور اپنے پاس جوتا نہ ہونے پر صبر کیا-

آرام کی قدر

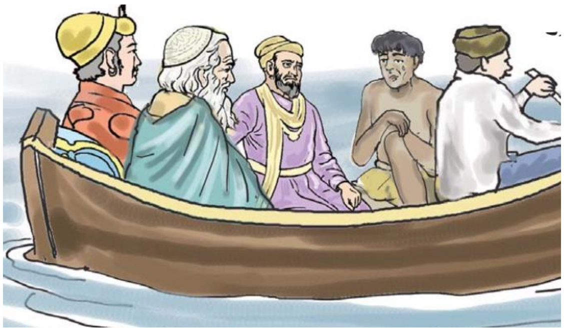

ایک بادشاہ غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا تھا- غلام نے اس سے پہلے کبھی دریا نہ دیکھا تھا- کشتی کا سفر بھی نہیں کیا تھا- اس کے جسم میں کپکپی شروع ہو گئی- ڈر کے مارے اس نے رونا دھونا شروع کر دیا- اس کے اس رویے پر بادشاہ کو تکلیف ہوئی- اسے چپ کرنے کے لیے کوئی تدبیر سمجھ میں نہیں آ رہی تھی- اس کشتی میں ایک دانا بھی تھا- اس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو اسے چپ کر دوں- بادشاہ نے کہا کہ بڑی مہربانی ہو گی- اس دانا کے اشارے پر ملازموں نے غلام کو دریا میں پھینک دیا- جب وہ چند غوطے کھا چکا تو اس کے بالوں کو پکڑ کر کشتی کی طرف لے آئے- اس نے کشتی کے پچھلے حصّے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا اور پھر کشتی کے ایک کونے میں دبک کر

بیٹھ گیا–بادشاہ کو یہ تدبیر بہت پسند آئی–دانا سے بادشاہ نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت تھی؟ دانا نے کہا کہ اس نے کبھی ڈوبنے کی تکلیف نہیں اٹھائی تھی اور کشتی کے آرام کو نہیں جانتا تھا– آرام کی قدر وہی جان سکتا ہے جو مصیبت جھیل چکا ہو–

ایک علم اور ملاح

ایک عالم کشتی میں سوار ہوا– گرامر (قواعد) جاننے پر اسے بہت گھمنڈ تھا–

اس نے ملاح سے پوچھا "اے ملاح! کیا تو گرامر جانتا ہے؟"

ملاح نے کہا، "نہیں"–

عالم نے کہا "افسوس، تیری آدھی عمر برباد ہو گئی–" یہ سن کر ملاح کو دکھ بھی ہوا اور غصّہ بھی آیا مگر وہ اس وقت خاموش رہا– تھوڑی دیر بعد تیز ہوا کے جھکڑ سے کشتی بھنور میں پھنس گئی–

اس وقت ملاح نے بلند آواز سے کہا "کیوں صاحب! آپ کو تیرنا بھی آتا ہے؟"

عالم نے کہا "نہیں مجھے تو تیرنا نہیں آتا–"

ملاح بولا "افسوس، آپ کی تو ساری عمر بے کار گئی، کیوں کہ کشتی اب ڈوبنے والی ہے"–

لغت

نعمت	ne’mat
ننگے پاؤں	yalang‘oyoq
غلام	qul

titrash, qaltirash	کپکپی
imkon	تدبیر
qayiq	کشتی
donishmand	دانا
uloqtirib yubormoq	پھینک دینا
sho‘ng‘imoq	غوطہ کھانا
cho‘kmoq	ڈوبنا
boshdan kechirmoq	جھیلنا
o‘ziga bino qo‘yish	گھمنڈ ہونا
bu yerda: qayiqchi	ملاح
kuchli shamol zarbidan	تیز ہوا کے جھکڑ سے

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
2. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
3. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- پہلی حکایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ آدمی کو ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے – اور جب کبھی کسی پریشانی یا مصیبت کا سامنا ہو تو اس پر افسوس کرنے کے بجائے اپنے سے زیادہ پریشان حال لوگوں کو دیکھ کر صبر کرنا چاہیے–
- دوسری حکایت میں یہ بات بتائی گئی ہے کہ آرام کی اہمیت وہی سمجھ سکتا ہے جس نے کوئی مصیبت اٹھائی ہو– آپ نے دیکھا کہ غلام کشتی میں بیٹھ کر ڈر کے مارے کانپ رہا تھا اور شور مچا رہا تھا–جب اسے پانی میں پھینک دیا گیا تو اسے کشتی میں آ کر آرام کا اندازہ ہوا–
- تیسری حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ آدمی کو کسی ایک علم یا فن میں کمال حاصل ہو جانے پر غرور نہیں کرنا چاہیے–

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1) کوفے کی مسجد میں جب وہ شخص گیا تو اس نے کیا دیکھا؟

2) اس شخص نے اپنے پاس جوتا نہ ہونے پر کیوں صبر کیا؟

3) غلام کیوں رونے دھونے لگا؟

4) کشتی پر بیٹھے دانا نے غلام کو کیسے چپ کرایا؟

5) عالم نے ملاح سے کیا پوچھا؟

6) ملاح کو عالم کی کس بات سے دکھ ہوا اور غصّہ بھی آیا؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پر کیجیے:

1) اسی غم میں میں..............کی مسجد میں داخل ہوا–(جدّہ / کوفہ)

2) میں نے خدا کی...............کا شکر ادا کیا– (نعمت / برکت)

3) غلام نے اس سے پہلے کبھی.............نہ دیکھا تھا–(دریا / پانی)

4) ڈر کے مارے اس نے.................. شروع کر دیا-(ہنسنا گانا/رونا دھونا)

5) عالم نے کہا"افسوس، تیری.............. عمر برباد ہو گئی"-(ساری/آدھی)

6) تیز ہوا کے جھکڑ سے کشتی بھنور میں.......... گئی-(نکل/پھنس)

ان لفظوں سے جملے بنایئے:

مسجد، صبر، زنجیر، انعام، کشتی، جوتا، آسمان

نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے متضاد لکھیے:

الف	سختی	آدھی	برباد	دکھ	بادشاہ	تکلیف	دانا	پسند
ب								

نیچے لکھے ہوئے جملے کس نے کس سے کہے؟

اے ملاح! کیا تو گرامر جانتا ہے؟	کیوں صاحب! آپ کو تیرنا بھی آتا ہے؟
اس نے بادشاہ سے کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو اسے چپ کر دوں-	بادشاہ نے پوچھا کہ اس میں کیا حکمت تھی؟

تیسرا سبق

بد شکل شہزادے کی سمجھ داری

(گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)

ایک شہزادہ بدصورت تھا اور اس کا قد بھی چھوٹا تھا۔ اس کے دوسرے بھائی نہایت خوبصورت اور اچھے ڈیل ڈول کے تھے۔ ایک بار بادشاہ نے بدصورت شاہزادے کی طرف ذلّت اور نفرت کی نظر سے دیکھا۔ شہزادہ نے اپنی ذہانت سے باپ کی نگاہ کو تاڑ لیا اور باپ سے کہا "اے ابّا جان! سمجھ دار ٹھگنا لمبے بیوقوف سے اچھا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ جو چیز دیکھنے میں بڑی ہے وہ قیمت میں بھی زیادہ ہو۔ دیکھیے ہاتھی کتنا بڑا ہوتا ہے، مگر حرام سمجھا جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں بکری کتنی چھوٹی ہے مگر اس کا گوشت حلال ہوتا ہے۔

ساری دنیا کے پہاڑوں کے مقابلہ میں طور بہت چھوٹا پہاڑ ہے لیکن خدا کے نزدیک اس کی عزت اور مرتبہ بہت زیادہ ہے (کیونکہ حضرت موسیٰؑ نے اس پہاڑ پر خدا کا نور دیکھا تھا) کیا آپ نے سنا ہے کہ ایک دبلے پتلے عقلمند نے ایک بار ایک موٹے بیوقوف سے کہا تھا کہ اگر عربی گھوڑا کمزور ہو جائے تب بھی وہ گدھوں سے بھرے ہوئے پورے اصطبل سے اچھا اور طاقتور ہوتا ہے۔

بادشاہ شہزادے کی بات سن کر مسکرایا، تمام امیر اور وزیر خوش ہوئے اور اس کی بات سب کو پسند آئی۔ لیکن شہزادے کے دوسرے بھائی اس سے جل گئے اور رنجیدہ ہوئے۔

جب تک انسان اپنی زبان سے بات نہیں کرتا ہے اس وقت تک اس کی اچھائیاں اور بُرائیاں ڈھکی چھپی رہتی ہیں۔

ہر جنگل کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرو کہ وہ خالی ہو گا، تمہیں کیا خبر کہ اس میں کہیں شیر سو رہا ہو۔

میں نے سنا ہے کہ اسی زمانے میں بادشاہ کو ایک زبردست دشمن کا سامنا کرنا پڑا۔ جب دونوں طرف کی فوجیں آمنے سامنے آئیں اور لڑائی شروع کرنے کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے جو شخص لڑنے کے لیے میدان میں نکلا وہی بدصورت شہزادہ تھا۔ اور اس نے پکار کر کہا: میں وہ آدمی نہیں ہوں کہ تم لڑائی کے دن میری پیٹھ دیکھ سکو۔ میں ایسا بہادر ہوں کہ تم میرا سر خاک اور خون میں لتھڑا ہوا دیکھو گے، یعنی میں دشمن سے لڑتے لڑتے جان دے دوں گا مگر ہمت نہ ہاروں گا! جو لوگ خواہ مخواہ لڑائی پر آمادہ ہوتے ہیں وہ خود اپنے خون سے کھیلتے ہیں یعنی مفت جان گنواتے ہیں اور جو لڑائی کے میدان سے بھاگ جاتے ہیں وہ پوری فوج کے خون سے کھیلتے ہیں!

یہ کہہ کر شہزادے نے دشمن کی فوج پر بہت سخت حملہ کیا اور کئی بڑے بڑے بہادروں کو قتل کر دیا۔ جب باپ کے سامنے آیا تو آداب بجالایا اور کہا:

اے ابّا جان! آپ نے میرے دبلے پتلے کمزور جسم کو ذلّت کی نگاہ سے دیکھا اور ہرگز میرے ہنر کی قیمت کو نہ سمجھا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ پتلی کمر والا گھوڑا ہی لڑائی کے میدان میں کام آتا ہے آرام اور آسائش میں پلا ہوا موٹا تازہ بیل کام نہیں آسکتا!

کہتے ہیں دشمن کی فوج بہت زیادہ تھی اور شہزادے کی طرف سپاہیوں کی تعداد کم تھی کچھ نے بھاگنے کا ارادہ کیا، شہزادے نے ان کو للکارا اور کہا اے بہادرو! کوشش کرو اور دشمن کا مقابلہ کرو، یا پھر عورتوں کا لباس پہن لو۔ اس کی بات سن کر سپاہیوں کی ہمت بڑھ گئی اور سب دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑے اور اس کو مار بھگایا اور دشمن پر اسی دن فتح حاصل کی۔ بادشاہ نے شہزادے کو پیار کیا اور اپنی گود میں بٹھایا۔ اور روز بروز اس سے محبت بڑھنے لگی اور اس کو اپنا ولی عہد بنایا۔ دوسرے بھائیوں نے یہ حال دیکھا تو حسد کی آگ میں جلنے لگے اور ایک دن بدشکل شہزادے کے کھانے میں زہر ملا دیا۔ اس کی بہن نے کھڑکی سے دیکھ لیا اور شہزادے کو خبردار کرنے کے لیے کھڑکی کے دروازے زور سے بند کیے۔ شہزادہ اس کی آواز سے چونک پڑا اور اپنی ذہانت سے سمجھ گیا کہ دال میں کچھ کالا ہے، کھانا چھوڑ دیا اور کہنے لگا، یہ تو نہیں ہو سکتا ہے کہ بے ہنر لوگ زندہ رہیں اور ہنرمند مر جائیں۔

اگر ہما دنیا سے ختم ہو جائے، تب بھی کوئی شخص الّو کے سایہ میں آنا پسند نہ کرے گا!

باپ کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی تو اس نے شہزادے کے سب بھائیوں کو بلایا ان کو مناسب سزا دی۔ اس کے بعد ہر ایک کو اپنے ملک کا ایک ایک حصّہ دے دیا۔ تا کہ آپس میں جھگڑا فساد نہ کریں۔ اس طرح یہ فتنہ اور فساد ختم ہوا۔ سچّی بات یہ ہے کہ دو فقیر ایک کمبل اوڑھ کر آرام سے لیٹ سکتے ہیں لیکن دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے:

اللہ کا ایک بندہ آدھی روٹی کھالیتا ہے اور آدھی دوسرے بھوکے شخص کو دے دیتا ہے، مگر ایک بادشاہ کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے بڑے حصّے پر قبضہ کر لے تب بھی اس کو باقی دنیا پر قبضہ کرنے کی فکر سوار رہتی ہے!

لغت

bo‘y-bast	ڈیل ڈول
aql-idrok, zukkolik	ذہانت
fahmlamoq	تاڑنا
aldab shilib ketmoq	ٹھگنا
otxona	اصطبل
xafa bo‘lmoq	رنجیدہ ہونا
oshkor qilmaslik	ڈھکا چھپا رہنا
qonga belangan	خون میں لتھڑا ہوا
da’vat etmoq	للکارنا
xabar bermoq	اطلاع دینا

jazolamoq سزا دینا

ko‘rpa کمبل

Matnni yozma tarjima qiling

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
2. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
3. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- جب تک انسان اپنی زبان سے بات نہیں کرتا ہے اس وقت تک اس کی اچھائیاں اور بُرائیاں ڈھکی چھپی رہتی ہیں۔
- ضروری نہیں ہے کہ جو چیز دیکھنے میں بڑی ہے وہ قیمت میں بھی زیادہ ہو۔
- سچّی بات یہ ہے کہ دو فقیر ایک کمبل اوڑھ کر آرام سے لیٹ سکتے ہیں لیکن دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1) کیوں بادشاہ کو اس کا ایک بیٹا پسند نہیں تھا؟

2) بیٹے نے اپنے باپ سے کیا کہا تھا؟

3) ایک زمانے میں بادشاہ کو کس کا سامنا کرنا پڑا؟

4) کونسے شہزادے نے دشمن کی فوج پر بہت سخت حملہ کیا اور کئی بڑے بڑے بہادروں کو قتل کر دیا؟

5) بادشاہ نے ہر ایک بیٹے کو اپنے ملک کا ایک ایک حصّہ کیوں دے دیا؟

چوتھا سبق

آرام کی قدر مصیبت کے بعد ہوتی ہے

(گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)

ایک بار کوئی بادشاہ اپنے نئے جاہل غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا۔ اس غلام نے کبھی دریا نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کو کشتی پر سوار ہونے کا تجربہ تھا۔ اس نے رونا پیٹنا شروع کر دیا اور خوف سے اس کا بدن کانپنے لگا۔ اسے نرمی کے ساتھ سمجھایا گیا اور ہر طرح اطمینان دلایا گیا لیکن وہ خاموش نہیں ہوا۔ اس کے رونے کی وجہ سے بادشاہ کی طبیعت مکدّر ہو گئی اور سیر و تفریح کا لطف ختم ہو گیا۔ کسی کی سمجھ میں نہ آیا کہ اسے کس طرح خاموش کریں۔ اس کشتی میں ایک عقل مند آدمی بیٹھا تھا اس نے بادشاہ سے کہا۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ایک ترکیب سے اس کو چپ کرا دوں۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ آپ کی بہت مہربانی اور احسان ہو گا۔

اس عقل مند آدمی نے دوسرے ملازموں کو حکم دیا کہ غلام کو دریا میں ڈال دو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ اس نے جیسے ہی پانی میں چند غوطے کھائے اس کے سر کے بال پکڑ کر کشتی کے پاس لائے اور اس کے دونوں ہاتھ باندھ کر کشتی کے پتوار میں لٹکا دیا۔ جب وہ پانی سے باہر نکالا گیا تو کشتی کے ایک گوشہ میں خاموش بیٹھ گیا۔ بادشاہ کو تعجب ہوا۔ عقل مند آدمی سے پوچھا۔ بھلا اس میں کیا حکمت تھی کہ غوطہ کھانے اور تکلیف اٹھانے کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ اس نے کہا۔ اس نے کبھی ڈوبنے کا مزہ نہیں چکھا تھا اور نہ اس کو کشتی میں آرام اور اطمینان سے بیٹھنے کی قدر معلوم تھی۔ جان کی حفاظت اور اطمینان کی قدر وہی جانتا ہے جو کبھی کسی مصیبت میں پھنس چکا ہو۔

جس کا پیٹ بھرا ہو تا ہے اس کو جَو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی۔ جو چیز ایک شخص کو بُری نظر آتی ہے وہی دوسرے کو بھلی لگتی ہے۔ جو شخص کسی دوست کے آنے کا انتظار کر رہا ہو اس کی طبیعت بے چین و پریشان رہتی ہے اور جس کا عزیز یا دوست اس کے پاس ہو اس کو انتظار کی تکلیف کا احساس نہیں ہو تا۔ دونوں کی حالت میں فرق ہے !

سب انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں

(گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)

ایک بار میں دمشق کی جامع مسجد کے اندر حضرت یحییٰؑ کی قبر کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا۔ اتّفاق سے عرب کے ایک ملک کا بادشاہ وہاں زیارت کے لیے آیا۔ وہ بادشاہ ناانصافی میں مشہور تھا۔ پہلے اس نے نماز ادا کی۔ پھر خدا سے دعا مانگی کیونکہ مال دار اور فقیر سب خدا کے بندے ہیں اور اس کے نزدیک سب برابر ہیں۔ جو دنیا میں زیادہ دولت مند ہیں وہ خدا کے یہاں سب سے زیادہ محتاج ہیں!

اس کے بعد اس بادشاہ نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا آپ درویش ہیں اور سب کے فائدے کا خیال رکھتے ہیں آپ کا نیک عمل اور سچّائی خدا پسند کرتا ہے۔ آپ میرے لیے دعا کریں۔ میں اس زمانے میں ایک بڑے دشمن کے ہاتھوں پر خطرہ میں ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ تم اپنی کمزور رعایا پر رحم کرو تاکہ طاقتور دشمن سے تم کو تکلیف نہ پہنچے یاد رکھو کہ جو شخص گرے پڑے مصیبت کے مارے ہوئے لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا، شاید اس کو یہ ڈر نہیں ہوتا کہ اس کی مصیبت میں بھی کوئی اس کا ساتھ نہ دے گا!

جو برائی کا بیج بو کر اچھائی کی امید کرتا ہے وہ اپنا دماغ خراب کرتا ہے آدم کی اولاد یعنی تمام انسان ایک دوسرے کے ساتھ ایسا تعلق رکھتے ہیں جیسے ایک جسم کے اعضا ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جب بدن

کے کسی ایک حصّے میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب ایک انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو سب انسانوں کو بے چین ہو جانا چاہیے!

لغت

qul	غلام
qaltiramoq	کانپنا
tinchlantirilmoq	اطمینان دلانا
sabr kosasi to‘lmoq	مکدّر ہونا
osib qo‘ymoq	لٹکا
tatib ko‘rmoq	چکھنا
arpa unidan tayyorlangan non	جَو کی روٹی
his-tuyg‘u	احساس
bosh tomon	سرہانا
namoz o‘qimoq	نماز ادا کرنا
biror hokimning qaramog‘idagi omma, xalq	رعایا
yordam bermoq	ساتھ دینا
urug‘ ekmoq	بیج بونا

notinch	بے چین

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug’atdan toping.
2. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
3. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- جس کا پیٹ بھرا ہوتا ہے اس کو جَو کی روٹی اچھی نہیں معلوم ہوتی۔
- جان کی حفاظت اور اطمینان کی قدر وہی جانتا ہے جو کبھی کسی مصیبت میں پھنس چکا ہو۔
- جو دنیا میں زیادہ دولت مند ہیں وہ خدا کے یہاں سب سے زیادہ محتاج ہیں۔
- جو شخص گرے پڑے مصیبت کے مارے ہوئے لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا، شاید اس کو یہ ڈر نہیں ہوتا کہ اس کی مصیبت میں بھی کوئی اس کا ساتھ نہ دے گا۔
- ایک جسم کے اعضا ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جب بدن کے کسی ایک حصّے میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1) ایک بار بادشاہ نے کس کے ساتھ کہاں بیٹھا؟
2) کشتی میں ایک عقل مند آدمی نے بادشاہ سے کیا کہا؟
3) کس نے کبھی ڈوبنے کا مزہ نہیں چکھا تھا اور نہ اس کو کشتی میں آرام اور اطمینان سے بیٹھنے کی قدر معلوم تھی؟
4) میں دمشق کی جامع مسجد کے اندر کس کی قبر کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا؟

5) اتّفاق سے کون وہاں زیارت کے لیے آیا؟

6) خدا کے یہاں سب سے زیادہ محتاج کون ہیں؟

7) بادشاہ نے درویش سے کیا کہنے لگا؟

8) جو شخص گرے پڑے مصیبت کے مارے ہوئے لوگوں پر مہربانی نہیں کرتا، اس کی مصیبت میں اسے کیا ہوگا؟

9) تمام انسان ایک دوسرے کے ساتھ کیسے تعلق رکھتے ہیں؟

پانچواں سبق

ظالم کے لیے فقیر کی دعا

(گلستاں کی کہانی۔۔۔ شیخ سعدی کی حکایتیں)

ایک بار شہر بغداد میں ایک فقیر آیا جس کی دعا قبول ہو جاتی تھی۔ لوگوں نے حجّاج کو یہ خبر پہنچائی (حجّاج ایک بہت ظالم گورنر تھا) اس نے فقیر کو بلایا اور کہا آپ میرے لیے بھلائی کی دعا کریں۔ فقیر نے دعا کی کہ اے خدا اس کی جان لے لے، حجّاج گھبرا گیا اور فقیر سے کہا۔ خدا کے لیے یہ نہ کہو۔ یہ کیسی دعا ہے جو تم نے مانگی ہے۔ فقیر نے جواب دیا۔ یہ دعا تیرے لیے بہت اچھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے۔

اے کمزوروں کو ستانے والے طاقتور آدمی! بھلا یہ ظلم کا بازار کب تک گرم رہے گا۔ بادشاہی تیرے کس کام آئے گی۔ تم لوگوں کو ستاتے ہو اس لیے تمھارا مرنا ہی اچھا ہے!

(فقیر نے حجّاج کے لیے یہ دعا اس لیے کی تھی کہ اس کے مر جانے سے ہزاروں آدمی اس کے ظلم سے نجات پائیں گے اور خود اس کے گناہ کم ہوں گے جو اس کے لیے اچھا ہے)۔

ظالم کا سو جانا جاگنے سے بہتر ہے

ایک ظالم بادشاہ نے ایک نیک اور عبادت کرنے والے بزرگ سے پوچھا۔ کون سی عبادت سب سے اچھی ہے؟ اس بزرگ نے جواب دیا۔ تمھارے لیے دوپہر کو سو جانا سب سے اچھی عبادت ہے تاکہ تم اس تھوڑے وقت میں لوگوں کو نہ ستاؤ۔

میں نے ایک ظالم شخص کو دوپہر کے وقت سوتے ہوئے دیکھا تو میری زبان سے نکلا کہ یہ فتنہ ہے اس کا سو جانا ہی اچھا ہے۔

جس شخص کا سو رہنا جاگنے سے اچھا ہو اس کے لیے ایسی بُری زندگی سے مر جانا بہتر ہے!

لغت

بھلائی	yaxshilik
گھبرانا	qo‘rqib ketmoq
ستانا	azob bermoq
گرم رہنا	*bu yerda:* davom etmoq
کام آنا	foydasi tegmoq

Matnni yozma tarjima qiling
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning antonim variantlarini lug’atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug’atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- ظالم گورنر کے مر جانے سے ہزاروں آدمی اس کے ظلم سے نجات پائیں گے اور خود اس کے گناہ کم ہوں گے جو اس کے لیے اچھا ہے۔
- جس شخص کا سورہنا جاگنے سے اچھا ہو اس کے لیے ایسی بُری زندگی سے مر جانا بہتر ہے!

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1) کس کی دعا قبول ہو جاتی تھی؟
2) حجّاج نے فقیر کو بلا کر کیا مانگا؟
3) ظالم گورنر کیوں گھبرا گیا؟
4) آپ کے خیال میں کون سی عبادت سب سے اچھی ہے؟
5) کس شخص کا سورہنا جاگنے سے اچھا ہے؟

سولہواں سبق

اونٹ اور لومڑی

میرا ایک دوست اپنی پریشانی کی شکایت لے کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا میری آمدنی کم ہے اور بال بچّے بہت ہیں۔ مجھ میں فاقہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ کئی بار یہ سوچا کہ کسی دوسرے ملک میں چلا جاؤں تاکہ وہاں جس حال میں بھی گزر ہو گا کسی کو میرے بُرے بھلے کی خبر نہ ہو گی۔

بہت سے لوگ بھوکے سو جاتے ہیں اور کوئی نہیں جانتا یہ کون ہیں۔ بہتوں کی جان پر بن آئی مگر کوئی ان کے حال پر رونے والا نہ ہوا۔

پھر میں یہ سوچتا ہوں کہ دشمن میری ہنسی اڑائیں گے اور مجھے طعنہ دیں گے اور کہیں گے کہ اپنے بال بچّوں کو بے سروسامانی میں چھوڑ گیا۔ یہ بات کوئی نہ کہے گا کہ بال بچّوں ہی کے لیے محنت کر کے روپیہ کمانے گیا ہے۔ آپ جانتے ہیں میں علم حساب جانتا ہوں اگر آپ کے ذریعہ کوئی ملازمت مل جائے تو مجھے اطمینان حاصل ہو۔ میں زندگی بھر آپ کا احسان مانوں گا۔ میں نے اس سے کہا۔ اے میرے دوست! بادشاہ کی ملازمت دوزخ ہوتی ہے۔ ایک طرف روٹی ملنے کی امید ہے تو دوسرے طرف جان کا خطرہ۔ عقل مندوں کی رائے ہے کہ کسی امید پر جان کو خطرے میں ڈالنا عقل مندی نہیں ہے۔ یا تو پریشان حالی پر راضی ہو جاؤ یا پھر جان کو خطرے میں ڈالو۔

غریبی کی حالت میں کوئی تمھارے پاس زمین اور باغ کا ٹیکس لینے نہیں آئے گا۔ فقیر کے گھر سے کوئی کچھ مانگنے نہیں آتا۔ یا تو پریشانی اور تکلیف میں زندگی بسر کرو یا پھر بادشاہ کی ملازمت کی سختی برداشت کرو اور جان کو خطرے میں ڈالو۔

اس نے جواب دیا آپ نے جو باتیں کہی ہیں وہ میری حالت کے موافق نہیں ہیں اور نہ میرے سوال کا مناسب جواب ہیں۔ آپ جانتے ہیں جو ایمان داری سے حساب کتاب رکھتا ہے اس کا ہاتھ حساب دینے کے وقت کانپتا نہیں ہے۔(یعنی جو بے ایمانی کرتا ہے وہی خوف سے کانپتا ہے)۔

اس سے خدا خوش ہوتا ہے۔ جو سیدھے راستے پر چلتا ہے وہ کبھی نہیں بھٹکتا ہے۔

عقل مندوں کا کہنا ہے کہ چار آدمی چار آدمیوں کے جانی دشمن ہوتے ہیں۔ ڈاکو بادشاہ کا دشمن ہوتا ہے اور چور چوکیدار کا، اور بُرے کام کرنے والا چغل خور کا اور نافرمان کوتوال سے دشمنی رکھتا ہے۔ اور جن کا حساب صاف ہوتا ہے ان کو حساب دینے میں کوئی ڈر نہیں۔

بادشاہ کے دفتر کے کاموں میں لوگوں کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کرو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم کو ملازمت سے علاحدہ کرانے کی کوشش کرنے والے تمھارے دشمن عاجز اور بے بس ہو جائیں تم اپنا حساب صاف رکھو اور کسی سے ہرگز خوف نہ کرو۔ ڈرتا وہ ہے جس کا حساب گندہ ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ دھوبی اسی کپڑے کو پتھر پر پٹکتا ہے جو میلا اور ناپاک ہوتا ہے۔

میں نے اپنے دوست کی باتیں سن کر اس سے کہا: اے دوست! تمھارا حال اس لومڑی جیسا ہے جو گرتی پڑتی بھاگ رہی تھی۔ کسی نے پوچھا: بی لومڑی! اتنا بدحواس ہو کر کیوں بھاگ رہی ہو۔ لومڑی نے جواب دیا: میں نے سنا ہے کہ اونٹوں کو بیکار میں پکڑا جا رہا ہے اس لیے میں بھی بھاگ رہی ہوں- ایک نے کہا: اے بے وقوف! تیرا اور اونٹ کا کیا جوڑ۔ کہاں تم کہاں اونٹ؟ یہ کیا بکواس کر رہی ہے۔

لومڑی نے کہا: چپ رہو، اگر حاسدوں نے دشمنی میں کہہ دیا کہ یہ لومڑی بھی اونٹ کا بچّہ ہے تو مجھے پکڑ لیا جائے گا۔ پھر کون چھڑائے گا۔ جب تک چھان بین کی جائے گی تب تک میں قید خانے میں تڑپ تڑپ کر مر جاؤں گی۔ جب تک عراق سے تریاق لایا جائے گا تب تک سانپ کا ڈسا ہوا مر جائے گا۔ اے میرے دوست! یہ مانا کہ تم بہت ایمان دار اور عالم فاضل ہو لیکن اس کا کیا کیا جائے کہ عیب لگانے والے گھات میں بیٹھے ہیں۔ دشمن تاک لگائے ہیں۔ اگر تم کو بادشاہ کی ملازمت مل گئی تو دشمن چغل خوری کر کے اس کو تمھارے خلاف کر دیں گے اور تمھاری جان کے لالے پڑ جائیں گے۔ پھر کون دربار میں صفائی دیتا پھرے گا اس لیے میں بہتر سمجھتا ہوں کہ تم سرکاری ملازمت کا خیال بالکل چھوڑ دو اور جس حال میں ہو اسی میں خوش رہو۔ تم نے یہ تو سنا ہو گا کہ دریا میں غوطہ لگانے والے کے لیے بہت فائدے ہیں لیکن اپنی جان کی سلامتی چاہتے ہو تو کنارے ہی پر رہنے میں بہتری ہے۔ (غوطہ لگانے میں موتی بھی ملتے ہیں اور ڈوب مرنے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے)

میرے دوست کو یہ باتیں ناگوار معلوم ہوئیں۔ اس کو غصّہ آگیا۔ اس نے منہ پھیر لیا اور ناخوشی کی باتیں کرنے لگا اور کہا یہ کون سی عقل مندی کی باتیں ہیں جو آپ کر رہے ہیں۔ عقل مندوں نے کہا ہے کہ دوست وہ ہیں جو قید خانہ میں کام آئیں ورنہ دستر خوان پر تو دشمن بھی دوست معلوم ہوتے ہیں- اس شخص کو ہرگز دوست مت سمجھو جو آرام کے زمانے میں ساتھ ہو اور محبت اور دوستی کی ڈینگیں مارے۔ میں تو دوست اس کو سمجھتا ہوں جو پریشان حال اور عاجزی کے وقت اپنے دوست کی مدد کرے!

میں نے دوست کا رنگ بدلا ہوا دیکھا تو میں بادشاہ کے وزیر کے پاس گیا۔ اس سے بہت پرانی جان پہچان تھی۔ میں نے اس سے اپنے دوست کی سفارش کی۔ اس کی قابلیت کا ذکر کیا۔ وزیر نے ایک معمولی جگہ پر اس کا تقرر کر دیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں اس نے اپنی ایمان داری اور محنت سے بہت ترقی حاصل کر لی۔ اس کے کام سے سب خوش تھے۔ رفتہ رفتہ ترقی کر کے بادشاہ کا قابلِ اعتماد مصاحب بن گیا۔ میں اس کو خوش حال دیکھ کر بہت خوش ہوا اور میں

نے کہا: کسی مشکل کام کے پیش آنے سے پریشان نہ ہو، جانتے ہو؟ آب حیات کا چشمہ اندھیرے میں ہے۔ یعنی تکلیف اٹھانے کے بعد ہی آرام نصیب ہوتا ہے۔ مصیبت اور بلا میں پھنسنے والے کو پریشان اور رنجیدہ نہ ہونا چاہیے بلکہ مصیبتوں پر صبر کرنا چاہیے، اللہ تعالیٰ کی بہت سے مہربانیاں ہیں جو ہم پر ہوتی ہیں مگر پتہ نہیں چلتا۔ صبر بہت کڑوا ہوتا ہے مگر اس کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

کچھ دنوں بعد دوستوں کے ایک قافلہ کے ساتھ مجھے سفر پر جانے کا اتفاق ہوا۔ جب مکّہ معظمہ کی زیارت کر کے واپس آرہا تھا تو وہ دوست شہر سے باہر میرے استقبال کے لیے آیا۔ میں نے اس کو پریشان حال پایا۔ فقیروں جیسا لباس پہنے ہوئے تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا حالت بنائی ہے اس نے کہا۔ جیسا آپ نے کہا تھا ویسا ہی ہوا۔ کچھ لوگ مجھ سے حسد کرنے لگے۔ مجھ پر بے ایمانی کا الزام لگایا۔ بادشاہ نے اس الزام کی چھان بین نہیں کی۔ پرانے ساتھیوں اور مخلص دوستوں نے ساتھ چھوڑ دیا کسی کو حق بات کہنے کی جرأت نہ ہوئی!

کیا آپ نے نہیں دیکھا ہے کہ لوگ بلند مرتبہ شخص اور حاکم کے سامنے اس کی تعریف کرتے ہیں اور سینہ پر ہاتھ باندھ کر ادب کے ساتھ اس کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور زمانہ کے الٹ پھیر میں وہ اپنے عہدہ اور مرتبہ سے محروم ہو جاتا ہے تو لوگ اس کے سر پر پاؤں رکھتے ہیں یعنی اس کی بے عزتی کرتے ہیں!

غرض یہ کہ میں طرح طرح کی تکلیفوں میں مبتلا رہا۔ ملازمت ختم ہوئی، قید خانہ میں پڑا رہا، اس ہفتہ میں حاجیوں کے قافلہ کی واپسی کی خوش خبری سن کر جو قیدی رہا ہوئے ہیں میں بھی انھیں میں سے ہوں، مجھ کو بھاری بیڑیوں اور ہتھکڑیوں سے نجات ملی اور میرا سامان مجھے واپس مل گیا۔

میں نے کہا تم نے اس وقت میری بات نہ مانی اور میرے سمجھانے کو بُرا خیال کیا۔ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ بادشاہ کی ملازمت دریا کے سفر کی طرح خطرناک بھی ہے اور فائدہ مند بھی۔ یا تو تم کو خزانہ ملے گا یا پھر کسی گورکھ دھندہ میں پھنس کر جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا!

تجارت کے لیے سمندر میں سفر کرنے والا تاجر یا تو دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹ کر اپنا دامن بھر لیتا ہے (یعنی تجارت سے بہت نفع حاصل کرتا ہے) یا سمندر کی لہر اس کے مردہ جسم کو کنارے پھینک دیتی ہے!

اس سے زیادہ بُرا بھلا کہنا مناسب نہیں معلوم ہوا اور اس کے زخموں پر نمک چھڑکنا اچھا نہیں لگا۔ صرف ایک مختصر بات کہہ دی کہ کیا تو یہ نہیں جانتا ہے کہ جو نصیحت کی پرواہ نہیں کرتا ہے وہ مصیبت میں پھنس جاتا ہے اور اس کے پاؤں میں بیڑیاں پڑ جاتی ہیں۔ اگر تم میں ڈنک کی تکلیف برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے تو بچھّو کے سوراخ میں انگلی مت ڈالو۔

(یعنی جو آرام کی خواہش کرے اسے تکلیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے!)

لغت

kirim, tushum, daromad	آمدنی
och-nahor yurmoq	فاقہ کرنا
ishi yurishmoq	بن آنا
birovning ustidan kulmoq	ہنسی اڑانا
ayblamoq	طعنہ دینا
yoqchilik	بے سروسامانی
xizmat	ملازمت
soliq	ٹیکس
qaltiramoq	کانپنا
adashmoq	بھٹکنا
qaroqchi	ڈاکو
qorovul	چوکیدار

g‘iybatchi	چغل خور
mirshab	کوتوال
es-hushini yo‘qotgan	بدحواس
aljiramoq	بکواس کرنا
qutqarmoq	چھڑانا
g‘avvos, sho‘ng‘uvchi	غوطہ لگانے والا
tavsiya qilmoq	سفارش کرنا
tayinlamoq	تقرر کرنا
karvon	قافلہ
ayblamoq	الزام لگانا
kishan	بیڑیاں
qo‘l kishani	ہتھکڑیاں
dengiz to‘lqini	سمندر کی لہر
yarasiga tuz sepmoq	زخموں پر نمک چھڑکنا
nish (mas. hasharot)	ڈنک

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?

2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning antonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- عقل مندوں کی رائے ہے کہ کسی امید پر جان کو خطرے میں ڈالنا عقل مندی نہیں ہے-
- جو بے ایمانی کرتا ہے وہی خوف سے کانپتا ہے-
- جن کا حساب صاف ہوتا ہے ان کو حساب دینے میں کوئی ڈر نہیں۔
- اس شخص کو ہرگز دوست مت سمجھو جو آرام کے زمانے میں ساتھ ہو-
- تکلیف اٹھانے کے بعد ہی آرام نصیب ہوتا ہے۔
- جو نصیحت کی پرواہ نہیں کرتا ہے وہ مصیبت میں پھنس جاتا ہے-
- جو آرام کی خواہش کرے اسے تکلیف برداشت کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے-

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1) کس کی وجہ سے میرے دوست کے دوسرے ملک میں چلے جانے کا ارادہ تھا؟
2) صبر کیسا ہوتا ہے؟
3) دوست نے اپنے دوست کو کیا مشورہ دیا؟
4) چار آدمی چار آدمیوں کے جانی دشمن ہوتے ہیں، وہ کون ہیں؟
5) سرکاری ملازمت کیوں مشکل ہے؟
6) جو نصیحت کی پرواہ نہیں کرتا، اس کا حال کیا ہوتا ہے؟

ساتواں سبق

حضرت علی کا انصاف

دو مسافر کہیں جا رہے تھے۔

راستے میں کھانے کا وقت ہو گیا۔ انھیں بھوک لگنے لگی۔ ایک مسافر کے پاس پانچ روٹیاں تھیں اور دوسرے مسافر کے پاس تین۔ ابھی انہوں نے کھانا نہیں شروع کیا تھا کہ ایک اور مسافر ادھر سے گزرا۔ انہوں نے اسے بھی کھانے پر بلا لیا۔ اب تینوں نے مل کر کھانا کھایا۔ تیسرا مسافر کھانے کے بعد جانے لگا تو اس نے ان دونوں کو آٹھ درہم دیے۔ اب سوال یہ تھا کہ یہ آٹھ درہم کیسے بانٹے جائیں۔ جس مسافر کی پانچ روٹیاں تھیں، اس نے کہا "پانچ درہم میں لے لوں، میری پانچ روٹیاں تھیں۔ تین درہم تم لے لو کیوں کہ تمہاری تین روٹیاں تھیں۔"

جس مسافر کی تین روٹیاں تھیں اس نے کہا "اس مسافر نے ہم دونوں کے حصّے میں سے کھایا ہے، اس لیے ہم دونوں آٹھ درہم برابر برابر بانٹ لیں۔ چار درہم تم لے لو، چار درہم میں لے لوں۔

اس بات پر دونوں میں بہت جھگڑا ہوا۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت علی مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ دونوں مسافروں نے سوچا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ حضرت علی سے کروائیں۔ وہ دونوں حضرت علی کے پاس پہنچے۔

حضرت علی نے جب ان کی بات سنی تو اس مسافر سے بولے جس کی تین روٹیاں تھیں "اگر تم تین درہم لے لو تو فائدے میں رہو گے کیوں کہ حساب سے دیکھا جائے تو تمہارے حصّے میں صرف ایک درہم آتا ہے۔"

وہ مسافر حیران ہو گیا۔ اس نے کہا "یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"

حضرت علی: ہر روٹی کے تین تین ٹکڑے کرو تو آٹھ روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟

پہلے مسافر: آٹھ روٹیوں کے چوبیس ٹکڑے ہوئے۔

حضرت علی: اب یہ بتاؤ کہ تینوں میں سے ہر ایک کے حصّے میں کتنے ٹکڑے آئے؟

دوسرا مسافر: ہر ایک نے آٹھ آٹھ ٹکڑے کھائے۔

حضرت علی: جس کے پاس کل تین روٹیاں تھیں، مسافر اب تم بتاؤ تمہاری روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟

مسافر: میری تین روٹیوں کے نو ٹکڑے ہوئے۔

حضرت علی: تمہارے حصّے میں سے اس تیسرے مسافر نے کتنا کھایا؟

مسافر: میرے نو ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اس نے کھایا۔

حضرت علی: (دوسرے مسافر سے) اب تم بتاؤ تمہاری پانچ روٹیوں کے کتنے ٹکڑے ہوئے؟

مسافر: میری پانچ روٹیوں کے پندرہ ٹکڑے ہوئے۔

حضرت علی: ان میں سے کتنے ٹکڑے تم نے کھائے اور کتنے ٹکڑے تیسرے مسافر نے؟

مسافر: ان میں سے آٹھ ٹکڑے میں نے کھائے اور سات ٹکڑے اس مسافر نے کھائے جس نے آٹھ درہم دیے۔

حضرت علی: اس طرح تم سات درہم لے لو کیوں کہ اس نے تمہارے حصّے میں سے سات ٹکڑے کھائے اور ایک اپنے ساتھی کو دے دو جس کے حصّے میں سے مسافر نے صرف ایک ٹکڑا کھایا۔

دونوں مسافروں کی سمجھ میں بات آگئی اور انہوں نے حضرت علی کی بات مان لی۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت علی کتنے عقل مند تھے۔ انہوں نے کتنا صحیح انصاف کیا۔

لغت

درہم	arab davlatidagi pul birligi, dirham
بانٹنا	taqsimlamoq
ٹکڑا	bo‘lak
صحیح انصاف کرنا	*bu yerda:* to‘g‘ri, adolatli taqsimlamoq

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- کسی بھی مسلے کو سلجھانے کے لیے غور و فکر ضروری ہے–فیصلہ دلیل اور انصاف کی بنیاد پر بنی ہونا چاہیے–
- لالچ اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے–مل جل کر رہنے ہی میں بھلائی ہے–

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1) حضرت علی کون تھے؟
2) تیسرے مسافر نے کھانے کے بعد کیا کیا؟
3) دونوں مسافر آپس میں کیوں لڑ رہے تھے؟
4) دوسرا مسافر حضرت علی کی بات سن کر حیران کیوں رہ گیا؟
5) تیسرے مسافر نے دونوں کے حصّے میں سے کتنے کتنے ٹکڑے کھائے؟

ان جملوں کو صحیح لفظوں سے پورا کیجیے:

1) ایک مسافر کے پاس..........روٹیاں تھیں– (سات، پانچ، چار)
2) تیسرے مسافر نے یں دونوں کو................درہم دیے– (آٹھ، چھے، تین)
3) یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت علی مسلمانوں کے.........(حاکم، خلیفہ، بادشاہ)
4) تمہارے حصّے میں صرف..........آتا ہے– (تین درہم، ایک درہم، دو درہم)
5) دونوں............کی سمجھ میں بات آگئی– (مسافروں، دوستوں، بھائیوں)

ان لفظوں سے جملے بنایئے:

انصاف مسافر درہم روٹی خلیفہ

مندرجہ ذیل سوالوں میں سے ہر ایک کے چار جواب دیے گئے ہیں، صحیح جواب کو نیچے لکھیے:

- **دونوں مسافروں میں اس بات پر جھگڑا ہوا کہ:**

1) ہر ایک کو چار درہم مل رہے تھے۔ 2) آٹھ درہم کافی نہ تھے۔

3) ایک کو سات اور دوسرے کو ایک درہم مل رہا تھا۔ 4) کس کو کتنے درہم ملنے چاہئیں۔

- **دونوں حضرت علی کے پاس کس لیے گئے؟**

1) ان کو پیسہ دینے۔ 2) ان سے اور پیسہ مانگنے۔

3) ان سے فیصلہ کروانے۔ 4) ان کو اپنا فیصلہ سنانے۔

- **حضرت علی کے فیصلے کے مطابق دوسرے مسافر کے حصّے میں کتنے درہم آرہے تھے؟**

1) چار درہم۔ 2) ایک درہم۔

3) تین درہم۔ 4) پانچ درہم۔

- **تیسرا مسافر کب آیا؟**

1) جب دونوں مسافر روٹیاں کھا چکے۔ 2) کھانا شروع کرنے سے پہلے۔

3) جب دونوں راستے میں چل رہے تھے۔ 4) ان میں سے کوئی نہیں۔

- **پہلے مسافر پانچ درہم کیوں لینے چاہے؟**

1) کیوں کہ اس کے ساتھی نے تین درہم لے لیے 2) کیوں کہ وہ زیادہ بڑا تھا۔

3) کیوں کہ اس کی پانچ روٹیاں تھیں۔　　　　4) کیوں کہ وہ بہت لالچی تھا۔

ان جملوں کو واقعات کی ترتیب کے مطابق لکھیے:

- یہ اس زمانے کی بات ہے جب حضرت علی مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔
- تیسرا مسافر کھانے کے بعد جانے لگا تو اس نے ان دونوں کو آٹھ درہم دیے۔
- دونوں مسافروں نے سوچا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ حضرت علی سے کروائیں۔
- ابھی انہوں نے کھانا نہیں شروع کیا تھا کہ ایک اور مسافر ادھر سے گزرا۔
- اگر تم تین درہم لے لو تو فائدے میں رہو گے۔
- ایک مسافر کے پاس پانچ روٹیاں تھیں۔
- انہوں نے حضرت علی کی بات مان لی۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد لکھ کر جملے مکمل کیجیے:

- ابھی انہوں نے کھانا............ نہیں کیا تھا کہ باقی لوگوں نے **ختم** کر دیا۔
- اس بات پر دونوں میں بہت............. ہوا اور بعد میں **صلح** ہو گئی۔
- اگر تم تین درہم لے لو تو............. میں رہو گے ورنہ **نقصان** ہو گا۔

آٹھواں سبق

بکری نے دو گاؤں کھالیے

ایک مرتبہ شاہ جہاں بادشاہ اپنے مصاحبوں کے ساتھ جنگل میں شکار کھیل رہا تھا—اچانک اسے ایک ہرن نظر آیا—اس نے ہرن کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا—ہرن چھلانگیں مارتا ہوا چلا جارہا تھا اور گھوڑا آندھی اور طوفان کی طرح اس کا پیچھا کر رہا تھا—اس بھاگ دوڑ میں مصاحب نہ جانے کہاں کھو گئے—بادشاہ اکیلا رہ گیا—

گرمی کی چلچلاتی دوپہر تھی-بادشاہ کو سخت پیاس لگ رہی تھی—وہ ادھر ادھر گھوڑا دوڑانے لگا کہ کہیں پانی نظر آجائے، اچانک اسے ایک جھونپڑی نظر آئی—

"اندر کوئی ہے—" بادشاہ نے نزدیک جاکر آواز دی—

ایک بوڑھا جو دیکھنے سے چرواہا لگتا تھا، جھونپڑی سے باہر آیا—

بادشاہ بولا "میں ایک شکاری ہوں—سخت پیاس لگی ہے، پانی پلاؤ—"

"اندر آجاؤ بھائی! تمہاری پیاس ضرور بجھے گی" بوڑھا نے کہا، بادشاہ جھونپڑی میں داخل گیا—

"میں ابھی آتا ہوں" چرواہے نے کہا اور باہر چلا گیا—

تھوڑی دیر میں مٹی کے پیالے میں وہ بکری کا دودھ لے کر واپس آیا—بادشاہ نے تازہ اور میٹھا دودھ پیا، پیاس بجھ گئی—بادشاہ تازگی محسوس کرنے لگا—

"میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہیں انعام دینا چاہتا ہوں"-بادشاہ نے پیالہ واپس کرتے ہوئے کہا—

"انعام کاہے کا۔یہ تو میرا فرض تھا" بوڑھا بولا۔

"نہیں تمہیں انعام ضرور ملے گا۔ تمہیں دو گاؤں جاگیر میں دیے جاتے ہیں۔لاؤ کاغذ، اس پر لکھ دوں۔کاغذ لے کر دہلی چلے جانا اور بادشاہ کو دکھا دینا، وہ تمہیں دو گاؤں دے دے گا۔" بوڑھے کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں ۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔

میرے پاس کاغذ کہاں ؟" بوڑھا بولا۔

بادشاہ نے پیپل کا ایک بڑا سا پتا اٹھالیا اور اس پر لکھ کر بوڑھے کو دیتے ہوئے کہا"لو! یہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دینا"۔

بوڑھا دو گاؤں کے خیال میں مگن تھا، سوچ رہا تھا کہ اب تو مزے آجائیں گے ،بس یہی سوچتے سوچتے وہ لیٹ گیا، پتا فرش پر رکھ دیا اور اونگھنے لگا۔

اچانک وہ تڑپ کر اٹھ گیا۔ایک بکری وہی پتا کھا رہی تھی۔

"ہائے تو نے دو گاؤں کھا لیے" وہ دردناک آواز میں چیخا، میں برباد ہو گیا۔میں لٹ گیا۔

بہت دیر تک وہ بچوں کی طرح سسکتا رہا پھر سوچا، دہلی جا کر بادشاہ کو ساری داستان سنائی جائے ، ہو سکتا ہے بادشاہ کو ترس آجائے اور وہ اسے دو گاؤں بخش دے۔

دہلی پہنچ کر اس نے بار بار کوشش کی کہ بادشاہ سے ملے مگر کسی نے قلعے میں نہ گھسنے دیا۔پہرے داروں نے ہر بار ڈانٹ پھٹکار کر بھگا دیا۔اب تو اس کی حالت خراب ہو گئی، پاگلوں جیسا ہو گیا اور دہلی کی سڑکوں پر چلاتا پھرتا" بکری نے دو گاؤں کھا لیے۔میں برباد ہو گیا۔"

لوگ اسے پاگل سمجھ کر ہنستے تھے ۔ بچے کنکریاں مارتے مگر وہ بس یہی رٹ لگاتا رہتا" بکری نے دو گاؤں کھا لیے۔میں برباد ہو گیا"۔

دہلی میں لال قلعے کے سامنے ہی جمع مسجد ہے ۔ بادشاہ ہر جمعے کو وہاں نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔راستے کے دونوں طرف لوگ بادشاہ کے دیدار کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

چرواہا بھی اسی راستے پر جاکر کھڑا ہو گیا- جوں ہی بادشاہ نزدیک سے گزرا، چرواہے کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں-

وہ تو وہی شخص تھا جسے اس نے دودھ پلایا تھا، پیاسا شکاری- وہ بادشاہ نکلا- بوڑھا بے اختیار چیخ اٹھا" بکری نے دو گاؤں کھا لیے، میں برباد ہو گیا-"

بادشاہ کے بڑھتے ہوئے قدم ٹھہر گئے- اس نے بوڑھے کی طرف دیکھا اور جیسے اسے اس دن کا واقعہ یاد آ گیا -اس نے مسکرا کر کہا" نماز کے بعد ہم سے ملو-"

نماز کے بعد لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے-

بوڑھا دیکھ رہا تھا بادشاہ کے ہاتھ بھی اٹھے ہوئے تھے-

اس نے ایک شخص سے پوچھا" بھلا بادشاہ کس سے کیا مانگ رہا ہے؟ اسے کس چیز کی کمی ہے؟"

اس شخص نے بتایا" بادشاہ اپنے خدا سے دعا مانگ رہا ہے- اس خدا سے جس نے اسے بادشاہ بنایا ہے- بادشاہ، فقیر، چھوٹے بڑے سب اس سے مانگتے ہیں-" بوڑھا گہری سوچ میں ڈوب گیا، "بادشاہ بھی خدا سے مانگ رہا ہے- پھر میں بھی کیوں نہ اسی سے مانگوں، بادشاہ کے سامنے ہاتھ کیوں پھیلاؤں؟ واہ! میں جاتا ہوں- جو بادشاہ کو دیتا ہے، وہی مجھے بھی دے گا-"

لغت

مصاحب	saroy mulozimlari
ہرن	kiyik
آندھی	bo‘ron
نہ جانے کہاں	qayergadir

yo‘q bo‘lib qolmoq	کھو جانا
chanqamoq	پیاس لگنا
cho‘pon	چرواہا
mukofotga beriladigan yer	جاگیر
xayol og‘ushida bo‘lmoq	خیال میں مگن ہونا
mudramoq	اونگھنا
bu yerda: vayron bo‘lmoq	لٹنا
hiqillab yig‘lamoq	سسکنا
ko‘zlari qinidan chiqqudek bo‘lmoq	آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- گھر آئے مہمان سے عزت سے پیش آنا چاہیے اور اس کی خاطر تواضع کرنی چاہیے۔
- نیکی کا بدلہ نیکی ہوتا ہے۔
- اصل دینے والا خدا ہے۔وہی بادشاہ اور فقیر سب کو دیتا ہے اس لیے سب کو اسی سے مانگنا چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1) بادشاہ کی پیاس کس نے اور کس چیز سے بجھائی؟

2) بادشاہ نے بوڑھے چرواہے کو انعام میں کیا دیا؟

3) بوڑھا چرواہا دردناک آواز میں کیوں چیخا؟

4) بوڑھا چرواہا کس بات کی رٹ لگاتا تھا؟

5) بوڑھا چرواہا بادشاہ سے ملے بغیر واپس کیوں آ گیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے ہوئے لفظوں سے پر کیجیے:

جاگیر، بادشاہ، مصاحب، ڈانٹ، دیدار، دودھ

1) اس بھاگ دوڑ میں ....نہ جانے کہاں کھو گئے۔

2) تھوڑی دیر میں مٹی کے پیالے میں وہ بکری کا.............لے کر واپس آیا۔

3) تمھیں دو گاؤں............میں دیے جاتے ہیں۔

4) پہرے داروں نے ہر بار..............پھٹکار کر بھگا دیا۔

5) راستے کے دونوں طرف لوگ............کے...........کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

اس کہانی کو مختصر کر کے اپنے الفاظ میں لکھیے:

____

____

____

____

نوواں سبق

موبائل فون

بچے اکثر ایک کھیل کھیلتے ہیں۔ لمبے سے دھاگے کے دونوں سروں پر دو چونگے جوڑ دیے جاتے ہیں۔ یہ چونگے ماچس کی خالی ڈبیوں سے بنائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہ فون کی طرح ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔ کبھی ٹین کے چھوٹے ڈبوں میں چھوٹے سوراخ کر دیے جاتے ہیں اور پھر دھاگے سے دونوں کو جوڑ دیتے ہیں۔ اس سے آواز کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچانے میں مدد ملتی ہے۔ ٹیلی فون اسی اصول پر آج سے بہت پہلے بنایا گیا تھا۔ اس کی ایجاد ۱۸۷۵ میں گراہم بیل نے کی تھی۔ اس ٹیلی فون میں دھات کے تار کا استعمال کیا گیا تھا۔ آپ جگہ جگہ کھمبوں پر تار کھنچے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اسی تار کے ذریعے آواز ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتی ہے۔ ٹیلی فون کی مشین پہلے صندوق جیسی ہوتی تھی۔ دھیرے دھیرے اس مشین کی بناوٹ بدلتی گئی۔ پہلے بولنے اور سننے کے لیے ایک ہی چونگا استعمال ہوتا تھا۔ بولتے وقت اسے منہ سے لگاتے تھے اور سنتے وقت کان سے۔ بعد میں چونگے کو لمبا کو لمبہ کر کے اسی میں دو سوراخ والے کھانچے بنا دیے گئے۔ ایک گول کھانچہ منہ کے پاس اور دوسرا کھانچہ کان کے پاس لگا لیا جاتا تھا۔

آہستہ آہستہ ٹیلی فون کی دنیا میں بڑی تبدیلیاں آتی گئیں۔

موبائل فون اسی پرانے ٹیلی فون کی نئی شکل ہے۔ اسے پہلی بار تقریباً ۱۹۸۰ میں امریکہ میں استعمال کیا گیا۔ اب تو اس میں کسی طرح کے تار کی ضرورت بھی نہیں رہ گئی۔ آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام بجلی اور مقناطیس (Magnet) سے پیدا ہونے والی لہروں سے لیا جانے لگا۔ اس ٹیلی فون کو آپ جہاں چاہیں لے جائیں۔ اسی فون کو موبائل فون کہا جاتا ہے۔

موبائل فون سے بات کرنے کے علاوہ اور بھی کئی کام لیے جاسکتے ہیں- اس سے پیغام بھی بھیجا جاتا ہے، اسے ایس ایم ایس (SMS) کہتے ہیں–اس سے حساب کتاب کا کام لیا جا سکتا ہے- آپ موبائل پر اپنی پسند کے گیت اور موسیقی بھی سن سکتے ہیں- اور طرح طرح کے گیم بھی کھیل سکتے ہیں–اگر آپ کو صبح سویرے جاگنا ہے تو اسی میں الارم بھی لگا سکتے ہیں–اب تو کیمرے والا موبائل بھی آگیا ہے–جب چاہیں جہاں چاہیں تصویر کھینچ سکتے ہیں–ریلوے ٹکٹ کی بکنگ بھی کرانے میں مدد لی جا سکتی ہے–اس طرح موبائل فون کے بہت سے فائدے ہیں–

آج تجارت کرنے والے اس سے بہت سے کام لیتے ہیں- طالب علم اپنے استاد سے کوئی سوال sms کے زریعے پوچھ سکتا ہے- وہ اپنے امتحان کا نتیجہ بھی معلوم کر سکتا ہے- ایسا کرنے سے وقت اور پیسے کی بچت بھی ہوتی ہے-

فائدوں کے ساتھ ساتھ موبائل فون کے نقصانات بھی ہیں- ہوائی جہاز اور الکٹرانک مشینوں کے قریب اسے بند رکھنے کی ہدایت دی جاتی ہے-چونکہ برق مقناطیسی لہروں(WavesElektro Magnetic)کا ٹکراؤ ہوتا ہے- گاڑی چلاتے ہوئے بھی کچھ لوگ اس کا استعمال کرتے ہیں جو غلط ہے–بات کرتے ہوئے فون کو کان سے ذرا الگ ہی رکھنا کے بجائے دائیں طرف رکھا جانا چاہیے–ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بائیں طرف سینے کے پاس رکھنے سے دل کی بیماری بھی ہو سکتی ہے–

موبائل فون رکھنے کے کچھ آداب بھی ہوتے ہیں–جب آپ کلاس روم میں، کسی جلسے یا عبادت گاہ میں ہوں تو اسے بند کر کے رکھنا چاہیے-

لغت

دھاگا	ip, kalava
چونگا	tugun
جوڑنا	birlashtirmoq

quti, yashik	ڈبا
ixtiro	ایجاد
ustun	کھمبا
savatcha	کھانچا
bu yerda: xabar	پیغام
buyurtma qilmoq	بکنگ کرانا
tejalmoq	بچت ہونا
tavsiya qilmoq	ہدایت دینا
elektromagnit to‘lqinlarining to‘qnashuvi	برق مقناطیسی لہروں کا ٹکراؤ

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- ٹیلی فون کا سفر صندوق جتنی بڑی مشین سے شروع ہو کر ہتھیلی میں سما جانے والی ڈبیا تک پہنچ گیا ہے–
- سائنس کی ایجادات کی رفتار اب بہت تیز ہو گئی ہے– ان سے ہماری زندگی کے ہر میدان میں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں– موٹر ہو یا ریل یا ہوائی جہاز ان سب کی کارکردگی اور رفتار میں بہت ترقی ہوئی ہے– سائنس کی ایجادات میں سے ایک موبائل فون بھی ہے– یہ تار کی مدد سے کام کرنے والے ٹیلی فون کی نئی اور زیادہ

طاقت ور شکل ہے- موبائل فون نے ہماری لیے بہت آسانیاں پیدا کر دی ہیں- لیکن ہمیں اس کے خراب اثرات اور غلط استعمال سے بچنا چاہیے-

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1) ٹیلی فون کس نے اور کب ایجاد کیا؟
2) ٹیلی فون اور موبائل فون میں کیا فرق ہے ؟
3) موبائل فون سے آپ کیا کیا کام لے سکتے ہیں؟
4) موبائل فون استعمال کرنے کے کیا آداب ہیں؟

خالی جگہوں کو صحیح لفظوں سے پر کیجیے:

1) یہ چونگے ماچس کی.............ڈبیوں سے بنائے جاتے ہیں-
2) اسی تار کے ذریعے.............ایک جگہ سے دوسرے جگہ پہنچتی ہے-
3) موبائل فون اسی...............ٹیلی فون کی نئ شکل ہے-
4) اس سے حساب کتاب کا............ بھی لیا جاسکتا ہے-
5) فائدوں کے ساتھ ساتھ موبائل فون کے............ بھی ہیں-
6) موبائل فون قریب رکھنے سے کان کے پردے............ہو سکتے ہیں-

صوتی آلودگی

نیلوفر اپنے پڑھائی کے کمرے میں بیٹھی امتحان کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ اتوار کا دن تھا، اس کے چھوٹے بھائی عادل کا اسکول بند تھا اور وہ گھر پر ہی کھیل کود میں مگن تھا۔ ان کے ابو اور امی گھر کا سامان خریدنے بازار گئے تھے۔ اس لیے عادل کو موج مستی کی آزادی مل گئی تھی۔ اس نے ڈرائنگ روم میں رکھے ریڈیو کو اونچی آواز میں بجانا شروع کر دیا اور موسیقی کی دھن پر خود بھی زور زور سے گانے اور تھرکنے لگا۔

نیلوفر کا دھیان پڑھائی سے بار بار بھٹک رہا تھا۔ اس نے عادل سے ریڈیو کی آواز کم کرنے کو کہا، لیکن عادل اپنی دھن میں مست تھا۔ اس نے نیلوفر کی ایک نہ سنی۔ نیلوفر غصّہ پی کر رہ گئی۔ جیسے ہی اس کی امی بازار سے لوٹیں، نیلوفر نے عادل کی حرکت ان کو بتائی۔ امی نے غصّے میں عادل کو آواز دی۔ عادل بھیگی بلّی بنا امی کے سامنے حاضر ہوا۔ امی نے اسے ڈانٹتے ہوئے پوچھا: "اونچی آواز میں ریڈیو کیوں بجا رہے تھے؟" عادل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ چپ چاپ بت بنا کر کھڑا رہا۔ اتنے میں ابّو نے معاملے کو سمجھتے ہوئے عادل کو آواز دی اور اسے اپنے کمرے میں آنے کو کہا۔ عادل "جی ابّو! ابھی آیا۔" کہہ کر ابّو کے کمرے میں داخل ہوا۔

ابّو نے عادل کو اپنے پاس بٹھا کر پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا "بیٹے! اب آپ بڑے ہو رہے ہیں۔ چوتھی جماعت میں جا چکے ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تیز اور اونچی آواز سے شور و غل بڑھتا ہے اور صوتی آلودگی پھیلتی ہے۔ جس سے ہمارے کانوں اور دماغ پر برا اثر پڑتا ہے۔

عادل: ابّو! یہ صوتی آلودگی کیا ہوتی ہے؟

ابّو: بیٹے! صوت کے معنی آواز کے ہوتے ہیں اور آلودگی کے معنی گندگی کے ۔یعنی اونچی اور تیز آواز سے پیدا ہونے والی گندگی کو "صوتی آلودگی" کہتے ہیں۔

عادل: تو اس سے ہمیں نقصان کیسے پہنچتا ہے ؟

ابّو: بیٹے! ہر طرح کی آلودگی سے نقصان پہنچتا ہے۔ جیسے فضائی آلودگی سے ہوا گندی ہو جاتی ہے اور جب ہم گندی ہوا میں سانس لیتے ہیں تو کئی طرح کی بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں۔ ہماری آنکھیں، پھیپھڑوں اور جلد پر فضائی آلودگی کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح پانی کی آلودگی سے بھی ہمیں کئی طرح کے نقصان ہوتے ہیں۔ گندا پانی پینے اور گندے پانی میں نہانے سے کئی طرح کی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ آلودہ پانی سنچائی کے لائق نہیں رہتا۔

عادل: لیکن ابّو! یہ آلودگی پھیلتی کیسے ہے؟

ابّو: بیٹے! ناسمجھ اور خود غرض لوگ ہی آلودگی پھیلانے کے ذمے دار ہیں۔ دراصل قدرت نے ہمیں زندہ اور صحت مند رہنے کے لیے صاف ہوا، صاف پانی، پیڑ پودے اور پر سکون فضا کی نعمت سے نوازا ہے۔ یہ سب مل کر ہماری زندگی کو صحت مند اور خوش گوار رکھنے کے لیے بہتر ماحول پیدا کرتے ہیں۔ لیکن ہم انسان پیڑ پودوں کو کاٹ کر، دھواں اور زہریلی گیس اگلنے والے کارخانے لگا کر، شور پیدا کرنے والی مشینیں اور سامان بنا کر اپنے ماحول کو آلودہ کرتے جا رہے ہیں۔ اس سے ہماری صحت اور زندگی پر برا اثر پڑ رہا ہے۔

عادل: ابّو! صوتی آلودگی کی روک تھام کے لیے کون سی ترکیب اپنانی چاہیے ؟

ابّو: بیٹے! ہمیں آواز کی آلودگی کی روک تھام کے لیے اپنے آس پاس کا شور کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مثلاً تیز آواز سے ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر وغیرہ نہیں بجانا چاہیے۔ غیر ضروری طور پر گاڑیوں کے ہارن نہیں بجانا چاہیے۔

عادل: ابّو! میں اب کان پکڑتا ہوں ، کبھی تیز آواز سے ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر نہیں بجاؤں گا۔ میں دوسروں کو بھی آلودگی سے پہنچنے والے نقصان کے بارے میں بتاؤں گا۔

ابّو: شاباش! آپ تو واقعی بہت سمجھ دار ہو گئے ہیں۔

لغت

shovqin-suron	صوتی آلودگی
berilib ketmoq	مگن ہونا
musiqa sadosi ostida	موسیقی کی دھن پر
raqsga tushmoq	تھرکنا
chalg‘imoq	بھٹکنا
suvga tushgan mushukdek bo‘lmoq	بھیگی بلّی بنا
dakki bermoq, urushmoq	ڈانٹنا
haykaldek qotib qolmoq	بت بنا
atrof-muhit	ماحول
signal	ہارن

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug’atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug’atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- جس طرح ہوا اور پانی کی گندگی ہمیں نقصان پہنچاتی ہے، اسی طرح تیز آواز بھی ہماری صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔
- زندہ رہنے کے لیے کھانا، پانی اور ہوا ضروری ہے، اسی طرح اچّھی صحت کے لیے خوش گوار ماحول بھی ضروری ہے۔
- تیز آواز میں ریڈیو، ٹی وی اور ٹیپ ریکارڈر بجانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

سوچیے، بتائیے اور لکھیے:

1) صوتی آلودگی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
2) قدرت نے ہمیں کن کن نعمتوں سے نوازا ہے؟
3) انسان اپنے ماحول کو کس طرح آلودہ کر رہا ہے؟
4) آواز کی آلودگی کو کم کرنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

نیچے دیے ہوئے محاوروں کے مطلب بتائیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

محاورہ	مطلب	جملوں میں استعمال
غصّہ پی جانا		
بھیگی بلّی بننا		
بت بننا		

خالی جگہوں کو دیے ہوئے صحیح لفظوں سے پُر کیجیے:

1) عادل کو موج مستی کرنے کی پوری...............مل گئی۔ (آزادی / خود مختاری)
2) اونچی آواز میں ریڈیو کیوں...............رہے تھے۔ (چلا / بجا)
3) فضائی آلودگی سے ہوا...............ہو جاتی ہے۔ (گندی / میلی)

4) بیٹے.......... اور خود غرض لوگ ہی آلودگی پھیلانے کے ذمے دار ہیں-(بے وقوف / نا سمجھ)

نیچے دیے ہوئے جملوں میں رنگین لفظوں کے متضاد خالی جگہوں میں لکھیے:

- ابّو اور امی گھر سامان خرید نے بازار گئے تھے- ....
- ڈرائنگ روم میں رکھے ریڈیو کو اونچی آواز میں بجانا شروع کر دیا- ....
- عادل بھیگی بلّی بنا امی کے سامنے حاضر ہوا- ....
- چپ چاپ بت بنا کھڑا رہا- ....
- جس سے ہماری کانوں اور دماغ پر برا اثر پڑتا ہے- ....
- ہر طرح کی آلودگی سے نقصان پہنچتا ہے- ....

سبق میں "صحت مند" اور "خوش گوار" دو لفظ آئے ہیں- آپ بھی اسی طرح سے مندرجہ ذیل لفظوں میں "مند" اور "خوش" جوڑ کر لفظ بنایئے:

دولت.......... ....خبری رضا.......... ....دل ضرورت..........

حاجت.......... ....رنگ ....مزاج عقل.......... ....خط

گیارہواں سبق

تتلی اور گلاب

ایک تھی تتلی اور ایک تھا گلاب کا پھول، دونوں باغ کے ایک کونے میں الگ تھلگ رہتے تھے۔ تتلی گلاب کے پھول کو اپنا سہانا ناچ دکھاتی اور گلاب اسے دیکھ دیکھ جھومتا، اور مارے خوشی کے اپنی ساری پتّیاں کھول دیتا کہ تتلی جتنا رس چاہے چوس لے۔ دونوں میں دوستی تھی اور اپنی چند روزہ زندگی خوش خوش گزار رہے تھے۔

باغ کے جس حصّے میں یہ دونوں رہتے تھے، وہ ایسا بے رونق تھا کہ تتلیاں اور بھونرے ادھر کبھی رخ نہ کرتے تھے۔ وہاں گلاب کا صرف ایک ہی پیڑ تھا۔ اس میں کلیاں تو کئی تھیں مگر پھول یہی ایک کھلا تھا۔ چنانچہ تتلی گلاب کے پھول کو دنیا کا سب سے حسین پھول سمجھتی تھی اور گلاب کا پھول تتلی کو دنیا کی سب سے حسین تتلی۔ دونوں کی زندگی بڑے امن اور چین سے گزرتی تھی۔

ایک دن اتّفاق سے تتلیوں کا ایک جھرمٹ ادھر آنکلا، وہ سب کی سب حسین تھیں۔ ان کے پر رنگ برنگے اور نازک تھے اور ان پر نہایت خوشنما چتیاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ تتلی خوبصورتی میں ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچتی تھی۔ اس کے پر نازک تو تھے مگر ان کا رنگ نہ سرخ تھا، نہ نیلا اور نہ ارغوانی۔ وہ سفید تھے اور بس۔

تتلی اور گلاب کا پھول بڑی حیرانی سے انہیں دیکھنے لگے۔ یہ جھرمٹ باغ کے اس کونے میں صرف پل بھر کے لیے رکا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تتلیوں کو شاید باغ کا یہ ویرانہ ناپسند آیا۔ انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہاں ہمارے حسن کو پرکھنے والا تو کوئی ہے نہیں، یہاں کیا ٹھہرنا۔ باغ کے اس حصّے کا رخ کیا جہاں چہل پہل اور گہما گہمی تھی۔ رنگا رنگ

اور قسم قسم کے پھول کھلے تھے- سنگ مرمر کا حوض تھا- وہ چاہتی تھیں کہ اس کے شفاف پانی میں اپنا عکس دیکھیں اور حوض کی لال لال خوب صورت مچھلیوں سے باتیں کریں-

ان تتلیوں کے ادھر آ جانے سے اس تتلی اور گلاب کی زندگی جیسے یک بیک بدل سی گئی- اب وہ پہلے کی طرح خوش نہ رہے- تتلی کو آج پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ دنیا میں اس سے کہیں بڑھ کر حسن تتلیاں موجود ہیں- اس کا دل ٹوٹ گیا- ادھر گلاب کا پھول اپنی دوست کو غمگین دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھنے لگا-

آج تتلی نہ پہلے کی طرح گلاب کے ارد گرد ناچی، نہ اس کی پتیوں پر بیٹھ کر رس پیا- دن بھر دونوں چپ چپ رہے- آخر دن تمام ہوا اور چاروں طرف شام کا اندھیرا پھیلنے لگا، تتلی رات کو ہمیشہ گلاب کے پھول کی گود میں سویا کرتی تھی- مگر آج وہ اس کی شاخ کے ان پتوں میں جن میں کانٹے ہی کانٹے تھے منہ چھپا کر پڑ رہی- معلوم ہوتا تھا اپنی بد صورتی کی وجہ سے گلاب کے پھول سے دور رہنا چاہتی ہے-

رات ہوئی- پرندوں کے چہچہے تھم گئے- ہر طرف خاموشی چا گئی- جگنو روشنیاں لے لے کر باغ میں چوکیداری کرنے نکل آئے- سب چرند پرند سونے کی تیّاریاں کرنے لگے مگر گلاب کے پھول کو نیند کہاں- وہ اپنے دوست کے غم کا راز سمجھ گیا تھا اور دل ہی دل میں ایسی تدبیریں سوچ رہا تھا جس سے تتلی حسین بن جائے-

آدھی رات گزر گئی مگر پھول اب بھی سوچ رہا تھا- یکا یک ایک ترکیب اس کے ذہین میں آئی-

اس نے جھک کر تتلی کی طرف دیکھا- وہ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر شاخ کے ہرے پتّوں میں بے خبر سو رہی تھی- پھول نے اپنا سارا زور لگا کر اپنی پتیوں کو سکیڑنا اور ان کی نازک رگوں سے سرخ رس کھینچنا شروع کیا- اس عمل سے پھول کو بہت تکلیف ہوئی مگر وہ پھر بھی خوش تھا کیونکہ یہ سب تکلیف وہ اپنے دوست کو خوش کرنے کے لیے اٹھا رہا تھا-

تھوڑی دیر میں پھول کی کٹوری سے سرخ سرخ قطرے اس جگہ ٹپکنے لگے جہاں تتلی اپنی بدصورتی کا غمناک خواب دیکھ رہی تھی- رات بھر گلاب کے پھول کے یہ سرخ سرخ قطرے تتلی کے سفید پروں پر گرتے اور ان میں جذب ہوتے رہے، صبح کو سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تتلی کی آنکھ کھل گئی- اس کی نظر جیسے ہی اپنے پروں پر پڑی اس کے منہ سے خوشی کی چیخ نکل گئی- اب اس کے پر ان تتلیوں کے پروں سے بھی زیادہ خوشنما تھے جو ایک دن پہلے

ادھر سے گزری تھیں- سفید سفید پروں پر سرخ سرخ چتیاں یوں چمک رہی تھیں گویا تتلی کے پروں پر ننھے ننھے لعل ٹکے ہوں- ایک بات اس کے پروں میں ایسی تھی جو دنیا کی کسی تتلی کے پروں میں نہیں تھی، وہ یہ کہ اس کے پروں سے گلاب کی بھینی بھینی خوشبو نکلتی تھی جیسے گلاب کا عطر لگا رکھا ہو-

لغت

kapalak	تتلی
zavqli raqs	سہانا ناچ
(tomonga) yo‘l olmoq	رخ کرنا
shira, sharbat	رس
bu yerda: bahramand bo‘lmoq	چوسنا
qovog‘ari	بھونرا
g‘uncha	کلی
to‘da, guruh	جھرمٹ
qizg‘ish rangli	ارغوانی
shovqin-suron	گہما گہمی
hovuz	حوض
to‘xtamoq, tinmoq	تھمنا

sir	راز
siqmoq	سکیڑنا
yoqut	لعل
kosacha	کٹوری
qo‘nmoq	ٹکنا

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- تتلیاں پھولوں سے اپنی غذا حاصل کرتی ہیں اور رنگ برنگی تتلیوں کے بیٹھنے سے پھول اور بھی خوب صورت نظر آتے ہیں۔
- عام طور پر گلاب کی کیاری کو گلاب کا پودا کہا جاتا ہے لیکن یہاں مصنف نے اسے گلاب کا "پیڑ" لکھا ہے۔
- اس کہانی سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسانوں کی طرح دوسرے جان دار بھی دوستوں کے لیے قربانی کا جذبہ رکھتے ہیں۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1) تتلیوں کے جھرمٹ کو باغ کا ویران کونا کیوں پسند نہیں آیا؟
2) تتلی کو کیسے پتہ چلا کہ دنیا میں اس سے بھی حسین تتلیاں موجود ہیں؟
3) تتلی کو کس بات کا افسوس تھا؟

4) گلاب کا پھول کیوں نہیں سو سکا؟

5) سورج کی پہلی کرن پڑتے ہی تتلی کی آنکھ کھلی تو اس نے کیا محسوس کیا؟

خالی جگہوں کو نیچے دیے گئے لفظوں سے پر کیجیے:

حیرانی، بھینی بھینی، تتلیوں، حسین، خوب صورتی، خوش نما

1) ایک دن اتّفاق سے..............کا ایک جھرمٹ ادھر آنکلا۔

2) وہ سب کی سب..............تھیں۔

3) اس کے پروں سے گلاب کی..............خوشبو نکلتی تھی۔

4) ان پر نہایت..............چتیاں پڑی ہوئی تھیں۔

5) یہ تتلی..............میں ان کی گرد کو بھی نہ پہنچتی تھی۔

6) تتلی اور گلاب کا پھول بڑی..............سے انھیں دیکھنے لگے۔

ان لفظوں کے نیچے ان کے متضاد لکھیے:

خوشی	ویران	پھول	بدصورتی	تکلیف	خوش نما	خوش بو

ان جملوں کو درست کر کے لکھیے:

1) ایک تھا تتلی اور ایک تھا گلاب کی پھول۔

2) تتلی گلاب کی پھول کو اپنا ناچ دکھاتا۔

3) گلاب اسے دیکھ کر جھومتی۔

4) دونوں میں دوستی تھا۔

بارہواں سبق

آتے ہیں جو کام دوسروں کا

دیکھتے ہی دیکھتے کورونا وبا آئی اور پوری دنیا میں پھیل گئی- ہمارا پیارا ملک پاکستان بھی اس کی لپیٹ میں آ گیا- مریضوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی کہ اسپتالوں میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی- وبا کو پھیلنے سے روکنے کے لیے حکومت نے اسکولوں کی چھٹیاں کر دیں اور تمام سرکاری اور نجی ادارے بند کر دیے- لوگ گھروں میں قید ہو کر رہ گئے- گلی کوچے ویران اور سڑکیں سنسان تھیں- بعض لوگوں کے گھروں میں کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا- خاص طور پر غریب لوگوں کی زندگی بہت مشکل ہو گئی- ایسے حالات میں ایک دن احسان کے گھر کے دروازے پر دستک ہوئی- احسان کے ابّا جان صدیق صاحب گھر سے نکلے- احسان بھی ان کے ساتھ تھا- باہر دو افراد منھ پر ماسک چڑھائے دور دور کھڑے تھے-

صدیق صاحب نے ان دونوں افراد کو سلام کیا- انھوں نے سلام کا جواب دیا- پھر ان دونوں نے صدیق صاحب سے کوئی بات کی جس کے بعد صدیق صاحب گھر گئے، ایک تھیلا آٹا، کھانے پینے کا سامان لیا اور ان کی گاڑی میں ڈال دیا اور صدیق صاحب نے انھیں کچھ رقم بھی دی- جس کا انھوں نے شکریہ ادا کیا اور چل دیے-

احسان یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا اس نے صدیق صاحب سے پوچھا: ابّا جان! یہ کون لوگ ہیں؟

صدیق صاحب: بیٹا! یہ خدمتِ خلق کی ایک تنظیم کے لوگ ہیں- یہ مشکل حالات میں غریبوں، ناداروں اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں-

احسان: ابّا جان! یہ سامان کہاں لے کر جائیں گے؟

صدیق صاحب: یہ لوگ کورونا وائرس سے بچنے کے لیے ضروری چیزیں تمام لوگوں کو دیتے ہیں مثلاً: ماسک اور سینی ٹائزر وغیرہ- باقی کھانے پینے کی چیزیں امیروں سے لے کر ضرورت مندوں تک پہنچاتے ہیں- آپ کو پتا ہے کہ اس وقت دکانیں، بازار اور ریستوران بند ہیں- اس وبا سے وہ لوگ زیادہ متاثر ہوئے ہیں جو دن کو محنت مزدوری کر کے شام کو اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات پوری کرتے تھے- اب انھیں کام نہیں مل رہا، وہ خالی ہاتھ ہیں- یہ لوگ ضرورت کی چیزیں ایسے لوگوں میں مفت تقسیم کرتے ہیں تاکہ ان کی ضروریات پوری ہو سکیں-

احسان: ابّا جان! یہ لوگ صرف کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کرتے ہیں؟

صدیق صاحب: بیٹا! ان لوگوں نے کورونا کے مریضوں کے علاج کے لیے خصوصی مراکز صحت بنائے ہیں- جہاں ڈاکٹر اور دیگر طبی عملہ اس وبا کا مقابلہ کرنے کے لیے مکمل حفاظتی سامان کے ساتھ موجود ہے-

احسان: اچھا تو یہ لوگ غریب اور مجبور لوگوں کی خدمت کرتے ہیں!

صدیق صاحب: ہاں بیٹا! کسی لالچ اور غرض کے بغیر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے لوگوں کی مدد کرنا خدمت خلق کہلاتا ہے- پاکستان میں خدمتِ خلق کی کئی تنظیم کام کرتی ہیں-

احسان: کیا خدمت خلق کی یہ تنظیمیں صرف وبا کے موقع پر کام کرتی ہیں؟

صدیق صاحب: بیٹا! یہ تنظیمیں ہر قسم کی قدرتی آفات میں لوگوں کی مدد کرتی ہیں- یہ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے کام آتی ہیں- اس کے علاوہ یہ تنظیمیں عام حالات میں بھی لاچار، بیمار اور غریب لوگوں کی مدد کرتی ہیں- زخموں کو اسپتال پہنچانے کے لیے ایمبولینس مہیا کرتی ہیں- زخمیوں کے لیے خون کا بندوبست کرتی ہیں- اسپتال بناتی ہیں- غریب طالب علموں کو وظائف دیتی ہیں اور بے روزگاروں کو قرضے فراہم کرتی ہیں-

احسان: ابّا جان! یہ تو بہت اچھی بات ہے- میں بڑا ہو کر خدمتِ خلق کا کام کروں گا اور لوگوں کے کام آؤں گا-

صدیق صاحب: (مسکراتے ہوئے) بڑے ہونے کا انتظار کیوں؟ آپ اس وقت بھی خدمت کے کام کر سکتے ہیں۔

احسان: (چونک کر) وہ کیسے؟

صدیق صاحب: اپنے جیب خرچ سے مجبور لوگوں کی مدد کر کے۔

احسان نے کچھ دیر سوچا پھر اپنی جیب سے سو روپے کا نوٹ نکالا اور اپنے ابّا جان کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا: "اگلی دفعہ جب یہ لوگ آئیں تو ان کو میری طرف سے دے دیجیے گا۔"

لغت

vabo	وبا
qurshovida	لپیٹ میں
zig‘ircha ham bo‘sh joy bo‘lmaslik	تل دھرنے کی جگہ نہ رہنا
kimsasiz, jimjit	سنسان
niqob	ماسک
pul miqdori	رقم
tashkilot	تنظیم
turli tabiiy ofat	ہر قسم کی قدرتی آفات

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?

2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- دوسروں کی مدد کرنا خدمتِ خلق کہلاتا ہے۔
- پاکستان میں خدمتِ خلق کی کئی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔
- اچھّا انسان وہ ہے جو دوسرے کے دکھ درد کو اپنا سمجھے اور لوگوں کے کام آئے۔

درست بیان کے سامنے (✔) غلط بیان کے سامنے (✖) کا نشان لگائیں۔

1) صدیق صاحب نے رضاکاروں کو کھانے پینے کا سامان اور کچھ نقدی دی۔
2) عام افراد خدمتِ خلق کا کام نہیں کر سکتے۔
3) خدمتِ خلق کی تنظیم صرف وبا کے موقع پر کام کرتی ہے۔
4) خدمتِ خلق کی تنظیمیں غریب طلبہ کو وظائف بھی دیتی ہیں۔
5) کورونا وبا کے دوران میں لوگ گھروں میں قید تھے۔

دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں:

1) حکومت نے وبا کو پھیلنے سے روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے؟
2) خدمتِ خلق سے کیا مراد ہے؟
3) خدمتِ خلق کے رضاکار کورونا وبا کے دوران میں لوگوں میں کیا چیزیں تقسیم کر رہے تھے؟
4) خدمتِ خلق کی تنظیمیں کن موقعوں پر لوگوں کے کام آتی ہیں؟
5) آپ خدمتِ خلق کا کون سا کام کرنا چاہتے ہیں؟

نیچے دیے ہوئے ہر جملے میں ایک صورتِ حال دی گئی ہے۔ غور کر کے بتائیں کہ ایسے موقعوں پر آپ کیا کریں گے؟

1) راستے میں ایک زخمی پرندہ پڑا ہے۔
2) ایک مسافر کو بھوک لگی ہے۔

3) ایک بڑھیا سڑک پار کرنے کے لیے کنارے پر کھڑی ہے۔

4) آپ کے دوست کی کتاب گم ہو گئی ہے۔

خدمتِ خلق کے موضوع پر کوئی کہانی لکھیں۔

اپنے استاد کی نگرانی میں زخمی کو ابتدائی طبّی امداد دینے کے طریقہء کار کو بتائیں۔

تیرہواں سبق

جب ہر چیز سونے کی بن گئی

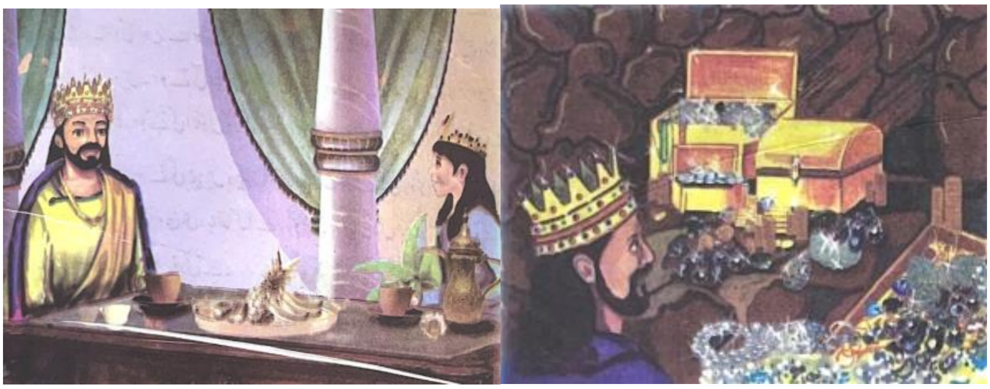

یونان پر ایک بادشاہ حکومت کرتا تھا- بادشاہ کو دولت سے بہت پیار تھا- سونے کا تو وہ دیوانہ تھا- اسے دن رات ایک ہی فکر تھی کہ زیادہ سے زیادہ سونا کیسے جمع کیا جائے؟ جب وہ صبح سویرے سورج کی سنہری کرنوں کو دیکھتا، تو اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی کہ کاش! یہ سنہری کرنیں جس چیز پر پڑیں اسے سونے کا بنا دیں- سونے کی اینٹوں، برتنوں اور زیورات سے بھرا بادشاہ کا خزانہ محل کے ایک تہ خانے میں تھا- اسے جب فرصت ملتی تہ خانے میں چلا جاتا- سونے کی اینٹوں کو دیکھ کر خوش ہوتا- سونے کے برتنوں کو اٹھا اٹھا کر دیکھتا-

ایک دن بادشاہ تہ خانے میں بیٹھا سونے کی چیزیں دیکھ رہا تھا- اچانک کمرے میں روشنی پھیل گئی- بادشاہ چونک گیا- کمرہ ہر طرف سے بند تھا، روشنی وہاں کیسے آگئی، ابھی وہ یہ بات سوچ رہا تھا کہ اسے روشنی کے درمیاں میں ایک شخص نظر آیا- بادشاہ سمجھ گیا کہ بند کمرے میں آنے والا کوئی عام شخص نہیں ہو سکتا، ضرور یہ کوئی خاص آدمی ہے-

بادشاہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس شخص نے کہا:

"بہت سونا جمع کر رکھا ہے آپ نے!"

بادشاہ نے کہا: "یہ تو بہت کم ہے- میری خواہش ہے کہ اس طرح کے کئی خزانے ہوں-"

اجنبی حیران ہو کر بولا: اتنی دولت سے بھی تمہارا دل نہیں بھرا؟"

بادشاہ نے کہا: "دولت سے بھی کسی کا دل بھرتا ہے، یہ تو جتنی بھی مل جائے، کم ہے-"

اجنبی نے کہا: "تم چاہتے کیا ہو؟"

بادشاہ نے جواب دیا: "میں چاہتا ہوں کہ جس چیز کو ہاتھ لگاؤں وہ سونے کی بن جائے۔"

اجنبی نے کہا: "ٹھیک ہے کل صبح سورج کی پہلی کرن کے ساتھ ہی تم جس چیز کو ہاتھ لگاؤ گے وہ سونے کی بن جائے گی۔"

اس کے ساتھ ہی اجنبی نے بادشاہ سے کہا کہ ایک منٹ کے لیے آنکھیں بند کر لو۔ بادشاہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو کمرے میں وہ اکیلا تھا، اجنبی جا چکا تھا۔

دوسرے دن بادشاہ کی آنکھ صبح سویرے ہی کھل گئی۔ وہ بہت خوش تھا۔ جوں ہی سورج طلوع ہوا۔ سورج کی سنہری کرنیں اندر آئیں۔ بادشاہ حیران رہ گیا جس چیز کو ہاتھ لگاتا، وہ واقعی سونے کی بن جاتی۔ بستر کی چادر سونے کی بن گئی تھی۔ اس نے میز پر سے عینک اٹھا کر آنکھوں پر لگائی، اسے کچھ بھی نظر نہ آیا کیونکہ عینک ساری سونے کی بن گئی تھی۔

ناشتے کا وقت ہو گیا تھا۔ میز پر طرح طرح کے لذیذ کھانے موجود تھے۔ بادشاہ ابھی بیٹھا ہی تھا کہ اتنے میں ننھی شہزادی ہاتھ میں سنہری رنگ کا گلاب کا پھول لے آئی۔ اس نے روتے ہوئے کہا:

"ابّا جان! میں باغ میں پھول توڑنے گئی تھی لیکن وہ تو سب پتھر کی طرح سخت ہو گئے ہیں۔"

بادشاہ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا: "پیاری بیٹی! اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ اب تو یہ سونے کے بن گئے ہیں پہلے سے زیادہ خوب صورت اور قیمتی ہو گئے ہیں۔ تم اطمینان سے ناشتہ کرو۔" یہ کہہ کر بادشاہ نے چائے دانی اٹھا کر پیالی میں چائے ڈالنے کی کوشش کی، لیکن چائے دانی سونے کی بن گئی۔ پیالی سونے کی اور پیالی میں چائے پگھلا ہوا سونا تھی۔ سونا کون پی سکتا ہے؟ اس نے روٹی، مکھن، انڈے اور مچھلی کھانے کی کوشش کی لیکن اس کا ہاتھ لگتے ہی ہر چیز سونے کی بن جاتی۔ اب وہ گھبرا گیا۔

سوچنے لگا: "جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہوں وہ سونے کی بن جاتی ہے، میں کھاؤں پیوں کیسے؟ کھائے پیے بغیر زندہ کیسے رہوں گا؟"

شہزادی تھوڑے فاصلے پر بیٹھی ہنسی خوشی کھانے میں مصروف تھی- کھاتے کھاتے اس نے سر اٹھا کر دیکھا، تو اسے اندازہ ہوا کہ اس کا باپ کچھ پریشان سا ہے- وہ اس کے پاس آ کر بولی: "بابا جان! خیرت تو ہے، آپ پریشان نظر آ رہے ہیں؟" بادشاہ نے پیار سے اس کی پیشانی کو چوما- اسے بالکل یاد نہ رہا کہ اس کے چھونے سے ہر چیز سونے کی بن جاتی ہے- شہزادی بھی سونے کی بن چکی تھی- اس کے کالے بال سنہرے ہو گئے تھے- جسم پتھر کی طرح سخت ہو گیا تھا- یہ دیکھ کر بادشاہ زارو قطار روتے ہوئے کہنے لگا: "اے اللہ! یہ میں نے کیا کیا؟ کاش! میری شہزادی دوبارہ زندہ ہو جائے-" اچانک وہی کل والا اجنبی نمودار ہوا اور مسکرا کر کہنے لگا: "کہو --- کیا حال ہے؟ اب تو خوش ہو، بہت سونا ہو جائے گا تمہارے پاس-"

بادشاہ کہنے لگا: "میری بچی، میری شہزادی مجھ سے جدا ہو گئی- میں کچھ کھا نہیں سکتا، کچھ پی نہیں سکتا- ایسے سونے کو میں کیا کروں گا، مجھے سونا نہیں چاہیے-"

اجنبی نے کہا: "اس کا مطلب ہے اب تمہیں حقیقت کا پتا چل گیا- بتاؤ، سونا اچّھا ہے یا پانی کا ایک گھونٹ؟"

بادشاہ نے جواب دیا: "پانی کا ایک گھونٹ-"

اجنبی بولا: "سونا اچّھا ہے یا روٹی کا ایک نوالہ؟"

بادشاہ نے کہا: "روٹی ایک نوالہ! دنیا بھر کا سونا بھی روٹی کے ایک نوالے کا مقابلہ نہیں کر سکتا-"

اجنبی نے پوچھا: "سونا اچّھا ہے یا بیٹی؟"

بادشاہ چیخ کر بولا: "میری پیاری بیٹی، میری شہزادی! میں اپنا تمام خزانہ اس پر قربان کرنے کے لیے تیار ہوں-"

اجنبی نے کہا: "ٹھیک ہے، اب تم اپنے باغ کے تالاب میں نہاؤ اور اس کا پانی تمام چیزوں پر چھڑکو جو تمہارے چھونے سے سونے کی بن گئی ہیں اور آئندہ سچے دل سے وعدہ کرو کہ کبھی اس طرح دولت کا لالچ نہیں کرو گے-"

بادشاہ نے سچے دل سے توبہ کی اور دوڑتا ہوا نہر میں کود گیا- پھر اس نے پانی لا کر تمام چیزوں پر چھڑکا- ہر چیز اصلی حالت پر آ گئی- اس نے شہزادی پر پانی چھڑکا تو وہ ایک دفعہ پھر گوشت پوست کی لڑکی بن گئی- اس نے حیرت سے اپنے کپڑوں کو دیکھا اور بولی: "ارے میرے کپڑے کیسے بھیگ گئے؟ یہ تو خشک تھے-"

بادشاہ نے اسے گلے لگایا اور اسے پوری بات بتائی- پھر باپ بیٹی دونوں نے مل کر ناشتہ کیا اور باغ میں جا کر پھلوں کی خوش بو سے لطف اٹھانے لگے-

لغت

quyosh zarrin nurlari	سورج کی سنہری کرن
xazina	خزانہ
yerto‘la	تہ خانہ
cho‘chib tushmoq	چونکنا
qo‘l tekkizmoq	ہاتھ لگانا
quyosh chiqmoq	سورج طلوع ہونا
suyultirilgan oltin	پگھلا ہوا سونا
qo‘li tegib ketmoq	چھونا
paydo bo‘lmoq	نمودار ہونا
bir xo‘plam suv	پانی کا ایک گھونٹ
bir tishlam non	روٹی کا ایک نوالہ
hovuz	تالاب
sepmoq, sachratmoq	چھڑکنا

ivimoq, ho‘l bo‘lmoq	بھیگنا
zavqlanmoq, rohatlanmoq	لطف اٹھانا

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- انسان کو ضرورت سے زیادہ دولت کی خواہش نہیں کرنی چاہیے۔
- ہمیں قدرت کی تقسیم پر راضی ہونا چاہیے اور لالچ سے بچنا چاہیے۔

سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✔) غلط بیان کے سامنے (✕) کا نشان لگائیں۔

1) بادشاہ کا خزانہ محل کے ایک کونے میں تھا۔
2) بادشاہ نے اجنبی سے کہا کہ میری خواہش ہے اس طرح کے کئی خزانہ ہوں۔
3) سورج کی پہلی کرن تہ خانے میں آتے ہی ہر چیز سونے کی بن گئی۔
4) بادشاہ نے شہزادی کا ماتھا چوما تو وہ بھی سونے کی بن گئی۔
5) اجنبی نے کہا: "دنیا بھر کا سونا بھی روٹی کے ایک نوالے کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔"

دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

1) بادشاہ کو کس چیز کا لالچ تھا؟
2) پہلی دفعہ اجنبی بادشاہ سے کس جگہ ملا؟
3) اجنبی نے بادشاہ کو کیا مشورہ دیا؟
4) خواہش پوری ہونے پر بادشاہ کس مشکل سے دوچار ہوا؟

5) اجنبی نے اس مشکل سے نکلنے کا کیا طریقہ بتایا؟

6) اس کہانی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

درج ذیل محاوروں کی مدد سے جملے مکمل کریں۔ پھر ہر محورے سے مزید ایک ایک جملہ بنائیں۔

تاک میں رہنا	چہل پہل ہونا	جان پر کھیلنا	رفو چکر ہونا

- جمیل پر نظر رکھو، وہ ہر وقت کسی نہ کسی کی __________ رہتا ہے۔
- رضا کار نے __________ کر لوگوں کی جان بچائی۔
- چور میری موٹر سائیکل لے کر __________ ہو گیا۔
- میلے میں خوب __________ تھی۔

چودہواں سبق

اے وطن !تو سلامت رہے

میری پیاری ڈائری ! آج میں بہت خوش ہوں۔ سارہ باجی نے آج بچوں کو پاکستان کے مختلف علاقوں اور ان میں بسنے والوں کے رہن سہن کے بارے میں ایک دل چسپ اور معلوماتی دستاویزی فلم دکھائی۔ کیا شان دار فلم تھی ! یوں لگا کہ ہم اسلام آباد میں بیٹھے بیٹھے ان علاقوں کی سیر کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے ایک عمارت کا خُوب صورت منظر دکھایا گیا۔ اس عمارت پر پاکستان کا پرچم لہرا رہا تھا۔ یہ ایسی عمارت تھی جسے پاکستانی پہلی ہی نظر میں پہچان لیتے ہیں۔ جی ہاں! یہ بلوچستان کی مشہور تاریخی عمارت قائد اعظم ریذیڈنسی کا منظر تھا۔ یوں فلم کا آغاز صوبہ بلوچستان سے ہوا۔

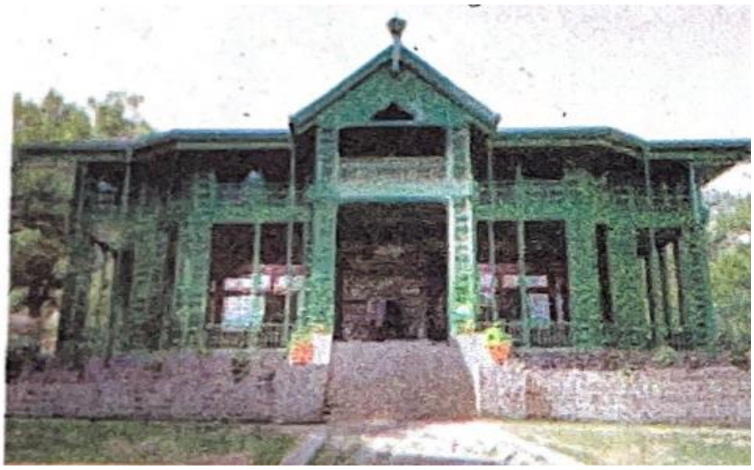

بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ کوئٹہ، خضدار، ژوب اور گوادر اس کے مشہور شہر ہیں۔ کوئٹہ صوبے کا صدر مقام بھی ہے۔ اسے پھلوں کی وادی کہتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا پہناوا شوار میں ہے مردوں کی تھی شلوار و کیر دار ہوتی ہے جبکہ عورتوں کے کپڑے، شیشوں اور خوب صورت کڑھائی سے مزین ہوتے ہیں۔ نجی یہاں کا مشہور اور ہر دل عزیز کھانا ہے۔ یہاں کی خوب صورت "ہنہ جھیل کو دیکھنے ہر سال بہت سے سیاح آتے ہیں۔ اس کے شہر "زیارت میں قائد اعظم نے اپنی زندگی کے آخری آیام گزارے۔ صوبہ بلوچستان کی سرزمین قدرتی وسائل سے مالامال ہے۔

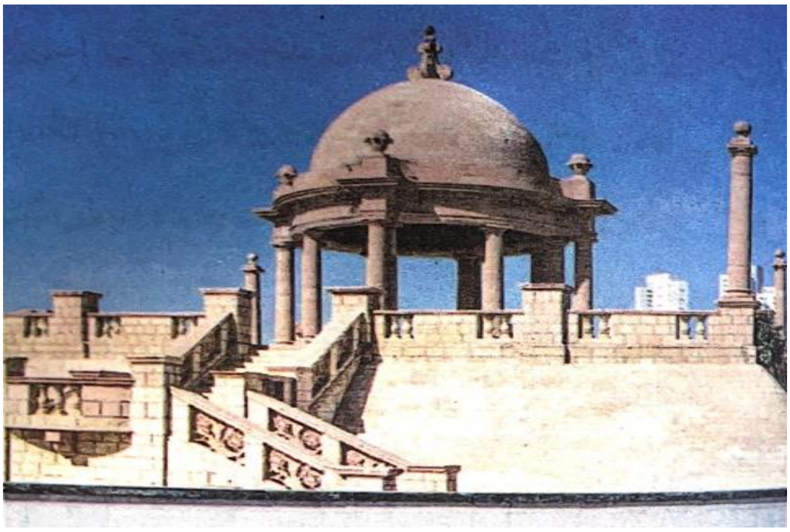

اسکرین پر اب ساحل سمندر کا مشہور مقام کلفٹن دکھائی دیا۔ اب صوبہ سندھ کے بارے میں معلومات دی جارہی تھیں۔ کراچی، سکھر، لاڑکانہ اور حیدر آباد صوبہ سندھ کے مشہور شہر ہیں۔ کراچی اس صوبے کا صدر مقام بھی ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ پاکستان کا سب سے گنجان آباد شہر ہے۔ کراچی کو "عروس البلاد اور روشنیوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔ رتی، اجرک اور ٹوپی کے بنے ہوئے کپڑے صوبہ سندھ کی منفرد شناخت ہیں۔ کراچی کی بریانی اور حیدر آباد کی پلہ مچھلی یہاں کے لذیذ پکوان ہیں۔ وادی سندھ کی قدیم تہذیب کے آثار بھی اس صوبے میں موئن جو دڑو کے مقام پر پائے جاتے ہیں۔

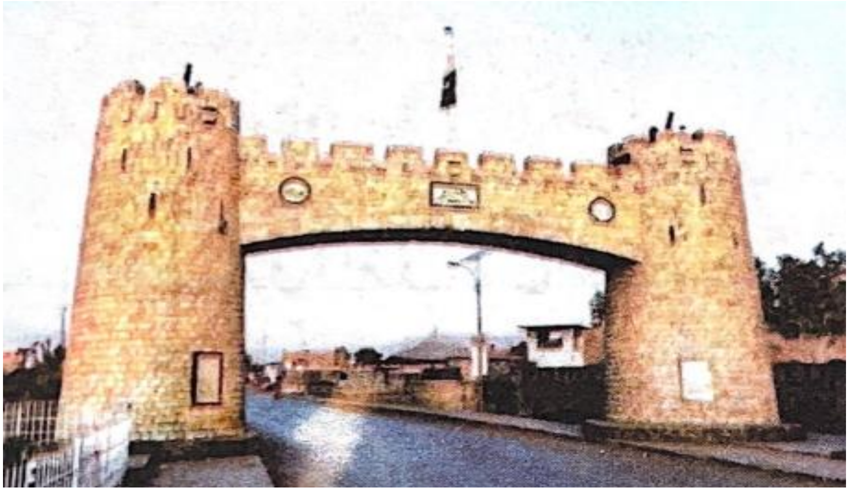

سندھ کے مناظر ختم ہوئے، تو اسکرین پر پتھروں سے بنا ہوا بہت بڑا دروازہ نمودار ہوا۔ اس پر لکھا تھا: باب خیبر۔ یہ دروازہ صوبہ خیبر پختونخوا میں واقع ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے مشہور شہر پشاور، مردان، ایبٹ آباد، کوہاٹ اور مانسہرہ ہیں۔ پشاور شہر یہاں کا مرکزی مقام ہے۔ اسے پھولوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔ یہاں کا قصہ خوانی بازار تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ پرانے وقتوں میں لوگ یہاں قصے کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ اس لیے اس بازار کا نام قصہ خوانی بازار مشہور ہو گیا۔ خیبر پختونخوا کے مرد روایتی قمیص شلوار جب کہ خواتین کڑھائی والی لمبی قمیض شلوار یا پھر فراک پہنتی ہیں۔ یہاں کے چپلی کباب" اپنے منفرد ذائقے کی وجہ سے پسند کیے جاتے ہیں۔ وادی کاغان میں موجود جھیل سیف الملوک کو دیکھنے ہر سال ملکی اور غیر ملکی سیاح جوق در جوق اس صوبے کا رُخ کرتے ہیں۔

اسکرین پر مینار پاکستان دکھائی دیا تو دل سے آواز آئی: "اے وطن تو سلامت رہے اور ہونٹوں سے بے اختیار نکلا: "سوہنی دھرتی اللہ رکھے قدم قدم آباد تجھے۔ ہم سب بچوں نے جوش سے اپنے وطن کے لیے تالیاں بجائیں۔ ہم اب صوبہ پنجاب کے حسین مناظر دیکھ رہے تھے۔ اس صوبے کے مشہور شہروں میں لاہور، سیالکوٹ، فیصل آباد، گجرات، ملتان اور راول پنڈی شامل ہیں۔ لاہور صوبے کا مرکزی شہر ہے۔ اسے کالجوں اور باغوں کا شہر بھی کہتے ہیں۔ اس شہر میں بہت کی تاریخی عمارات واقع ہیں، جن میں بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ، ہرن مینار، شالا مار باغ وغیرہ بہت مشہور ہیں۔ صوبہ پنجاب کی مشہور سیاحتی وادی، وادی مری ہے۔ شہروں میں لوگ شلوار قمیص پہنتے ہیں، جب کہ دیہات میں زیادہ تر لوگ لنگی، لاچہ اور دھوتی پہننا پسند کرتے ہیں۔ مکئی کی روٹی بھتی، ساگ اور مکھن یہاں کے روایتی کھانے ہیں۔

اب اسکرین پر مظفر آباد کا دل کش منظر تھا۔ مظفر آباد آزاد جموں کشمیر کا صدر مقام ہے۔ آزاد کشمیر کے مشہور شہر مظفر آباد، بھمبر، راولا کوٹ، میر پور، باغ اور کوٹلی ہیں۔ نیلم، شاردہ، اٹھ مقام، کیرن اور چھوٹا گلہ جھیل کے سیاحتی مقامات اپنی مثال آپ ہیں کشمیر کو اپنی بے پناہ خوب صورتی اور دل کش نظاروں کی وجہ سے جنت نظیر" بھی کہتے ہیں۔ تافتانا ور گشتابہ یہاں کے روایتی کھانے ہیں۔ محمدہ کشمیری کڑھائی والے چغے (پھیرن) اور کشمیری شالیں یہاں کے مشہور پہناوے ہیں۔

فلم کے آخری حصے میں ہم نے ایک حیران کن منظر دیکھا۔ یہاں کچھ لوگ گھوڑوں پر سوار ہو کر ہاکی کی طرز کا کوئی کھیل کھیل رہے تھے۔ پتا چلا کہ اس کھیل کو پولو " کہتے ہیں۔ گلگت بلتستان کا صدر مقام گلگت ہے اور پولو گلگت بلتستان کا مشہور کھیل ہے، جو کہ چترال اور گلگت کی سرحد پر واقع دنیا کے سب سے بلند پولو گراؤنڈ شندور میں کھیلا جاتا ہے۔ یہاں ہر سال ایک میلا لگتا ہے۔ جسے شندور میلا کہتے ہیں۔ اس میلے میں پولو سمیت دیگر علاقائی کھیلوں کے مظاہرے بھی ہوتے ہیں۔ گلگت بلتستان کو اللہ تعالی نے بے شمار قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ یہاں کے مشہور شہروں میں چلاس، گلگت، اسکردو، ہنزہ، گاہکوچ، استور اور جگلوٹ ہیں۔ اس کے علاوہ قدرت نظارے اور خوب صورت پہاڑی سلسلے بھی یہاں موجود ہیں، جن میں درہ بابوسر، فیری میڈوز، استور، دیوسائی، کچورہ، ہنزہ، پھنڈر نلتر اور شگر بہت مشہور سیاحتی علاقے ہیں جہاں ہر سال لاکھوں سیاح خُوب صورت مناظر سے لطف اندوز ہونے کے لیے گلگت بلتستان کا رخ کرتے ہیں۔ پیاری ڈائری! مجھے آج اپنے وطن کے بارے میں اتنی اہم اور دل چسپ معلومات جان کر بہت اچھا لگا۔

لغت

رہن سہن	yashash tarzi
دستاویزی فلم	hujjatli film

hilpiramoq	لہرانا
boshlanishi, ibtido	آغاز
yer maydoni	رقبہ
kashta	کڑھائی
bezanmoq	مزین ہونا
tabiiy boyliklar	قدرتی وسائل
zich	گنجان
taom	پکوان
qizlarning ko‘ylagi	فراک

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- پاکستان میں رنگارنگ مناظر، تفریحی اور تاریخی مقامات پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کا رہن سہن، ان کے پکوان اور لباس مختلف ہیں۔
- پاکستان کے لوگ مل جل کر رہتے ہیں اور وطن سے محبت کرتے ہیں۔

دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

1) پھلوں کی وادی کس شہر کو کہتے ہیں؟

2) قصہ خوانی بازار کی وجہ شہرت کیا ہے؟

3) رتی، جوک، چنے لنگی، دھوتی کہاں کے لباس ہیں؟

4) قصہ خوانی بازار کہاں واقع ہے اور اس کی وجہ شہرت کیا ہے؟

5) لاہور کی تاریخی عمارات میں سے کوئی سی تین کے نام لکھیں۔

6) رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ اور آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا شہر کون سا ہے؟

7) گلگت بلتستان کی سب سے خاص بات کیا ہے؟

8) کشمیر کے روایتی کھانے اور مشہور پہناوے کون سے ہیں؟

9) پاکستان میں رہنے والے لوگوں میں کون سی باتیں مشترک ہیں؟ کوئی سی تین بتائیں۔

سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✔) غلط بیان کے سامنے (✖) کا نشان لگائیں۔

1) صوبہ بلوچستان کا صدر مقام کوئٹہ ہے۔

2) صوبہ پنجاب کا صدر مقام ملتان ہے۔

3) صوبہ خیبر پختونخواہ کا صدر مقام پشاور ہے۔

4) صوبہ سندھ کا صدر مقام کراچی ہے۔

5) آزاد کشمیر کا صدر مقام چنار ہے۔

6) گلگت بلتستان کا صدر مقام گلگت ہے۔

پندرہواں سبق

تاریخی عمارتیں

پیارا ملک پاکستان بہت خوبصورت ہے ۔یہاں کے خوبصورت مقامات، پرانی طرز کی عمارتیں بہت مشہور ہیں- یہی وجہ ہے کہ دوسرے ملکوں سے سیر وسیاحت کے شوقین لوگ ہمارے ملک میں آتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ خوبصورت مقامات کے ساتھ یہاں کے تاریخی مقامات کو بھی بڑے شوق سے دیکھتے ہیں۔ہم یہاں چند تاریخی عمارت کے بارے میں پڑھیں گے۔

مسجد مہابت خان

یہ صوبہ خیبر پختونخوا کے دار لحکومت پشاور کی ایک مشہور مسجد ہے جو کابل کے گورنر مہابت خان نے ۱۶۷۰ ء میں بنائی تھی- لاہور کی بادشاہی مسجد کی طرز پر بنائی گئی یہ مسجد پاکستان کی چند اہم ترین تاریخی عمارتوں میں سے ایک ہے۔ اس کے صحن کے درمیان میں ایک بڑا حوض اور وضو خانہ تعمیر کیا گیا ہے ۔مسجد کی دیواروں پر انتہائی خوبصورت لکھائی کی گئی ہے۔اس کی چھت پر سات گنبذ بنائے گائے ہیں، جو اس کی خوب صورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔

کوٹ ڈیجی قلعہ

یہ قلعہ صوبہ سندھ میں ضلع خیر پور کے قصبے کوٹ ڈیجی میں واقع ہے۔ ۱۰۰ فٹ اونچی پہاڑی پر واقع یہ قلعہ سوا دو سو برس قبل سندھ کے حکمران سہراب خان تالپور نے تعمیر کروایا تھا۔ اس قلعے میں نگرانی کے لئے ۵۰ فٹ اونچے تین مینار تعمیر کیے گئے تھے۔ قلعے میں جگہ جگہ توپیں رکھنے کی جگہیں بنائی گئی تھیں۔ شاہی دروازے کے علاوہ قلعے میں داخل ہونے کے تین خفیہ راستے رکھے گئے تھے۔ یہ قلعہ مخصوص طرزِ تعمیر اور خوبصورتی کی وجہ سے آج بھی سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔

قائداعظم ریذیڈنسی زیارت

یہ عمارت صوبہ بلوچستان کے صحت افزا مقام وادی زیارت میں واقع ہے۔ یہ خوبصورت عمارت ۱۸۹۲ ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ آٹھ کمروں پر مشتمل اس عمارت میں مجموعی طور پر ۲۸ دروازے بنائے گئے ہیں۔ لکڑی سے تعمیر کی گئی یہ عمارت فن تعمیر کا ایک خوب صورت نمونہ ہے۔

۱۹۴۸ ء میں قائداعظم محمد علی جناح بیماری کے دنوں میں ڈاکٹروں کے مشورے سے یہاں آئے اور اپنی زندگی کے آخری دوماہ دس دن اس رہائش گاہ میں قیام کیا۔ قائد کی وفات کے بعد اس عمارت کو قائداعظم کے ریذیڈنسی کا نام دے کر قومی ورثہ قرار دے دیا گیا۔ اس عمارت میں قائداعظم کے زیر استعمال رہنے والی اشیا کو نمائش کے لیے رکھا گیا ہے۔ پاکستان کے ۱۰۰ روپے کے کرنسی نوٹ کی پشت پر اس عمارت کی تصور موجود ہے۔

شاہی قلعہ لاہور

صوبہ پنجاب کے دار لحکومت لاہور میں واقع یہ قلعہ پاکستان کا سب سے مشہور تاریخی قلعہ ہے-اسے آج سے ساڑھے چار سو سال پہلے اکبر بادشاہ نے تعمیر کرایا تھا-اس کی چار دیواری چوڑی، بلند اور مضبوط ہے-دیوانِ خاص ، جھروکا اور شیش محل اس قلعے کی قابلِ ذکر عمارتیں ہیں-اس قلعے کی سب سے پرانی عمارت دیوانِ عام ہے-چالیس ستونوں پر کھڑی یہ عمارت ہر وقت شاہی امرا سے بھری رہتی-اس دیوان کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس کے اندر سنگِ مرمر سے ایک جھروکا تعمیر کیا گیا تھا-یہاں سے بادشاہ عوام کو اپنا دیدار کرواتے-شاہی دور کی بہت سے چیزوں کو اس قلعے کے اندر ایک عجائب گھر میں رکھا گیا ہے-شاہی قلعے کے سامنے مشہور تاریخی عمارت بادشاہی مسجد اور مزارِ اقبال ہے-

قلعہ بلتت

گلگت بلتستان کی خوب صورت وادی ہنزہ میں واقع یہ قلعہ سات سو سال پہلے تعمیر کیا گیا تھا۔ اس قلعے کے ۶۲ دروازے ہیں۔ ۱۹۴۵ء تک یہ قلعہ ہنزہ کے حکمرانوں کے زیرِ استعمال رہا۔ ۱۹۹۰ ء میں ہنزہ کے آخری حکمران کے بیٹے نے اس قلعے کو بلتت ہیریٹیج ٹرسٹ کے حوالے کر دیا۔

اس قلعے کے چند نمایاں پہلو یہ ہیں۔ قلعے کی چھت پر پرانے زمانے کی توپ اب بھی دکھائی دیتی ہے۔ اس قلعے میں پرانے زمانے کی ایک بندوق بھی موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بندوق اٹھارویں صدی میں ایک روسی جاسوس نے اس وقت کے حکمران کو تحفے میں دی تھی۔ اس قلعے میں ایک ایسا کمرہ بھی ہے جہاں سے پوری وادی ہنزہ کا دل کش منظر دیکھا جا سکتا ہے۔

قلعہ باغ سر

یہ قلعہ آزاد کشمیر کے ضلع بھمبر کے ایک خوب صورت اور تاریخی مقام باغ سر میں وقع ہے۔ اس کی تعمیر مغلیہ دور میں ہوئی۔ تاریخ روایت ہے کہ ۱۶۲۷ء مغل شہنشاہ جہانگیر کشمیر کے دورے پر آیا تھا۔ قلعہ باغ سر پہنچ کر وہ بیمار ہوا اور یہیں اس نے وفات پائی۔ اس کی لاش کو یہاں سے لے جا کر لاہور میں دفن کیا گیا۔ مغلوں کے بعد دیگر بادشاہ بھی قلعہ باغ سر میں رہے۔ قلعے کے دامن میں واقع باغ سر جھیل اس جگہ کی خوب صورتی میں اضافہ کرتی ہے۔

لغت

طرز	uslub
ضلع	tuman
ورثہ	me’ros
نگرانی	kuzatuv
توپ	to‘p
قومی ورثہ	milliy meros
پشت پر	orqasida
صدی	asr
وفات پانا	vafot etmoq

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- مسجد مہابت خان ساڑھے تین سو سال پرانی ہے۔
- کوٹ ڈیجی قلعہ آج سے سوا دو سو برس قبل سندھ کے حکمران سہراب خان تالپور نے تعمیر کروایا تھا۔
- شاہی قلعہ آج سے ساڑھے چار سو سال پہلے اکبر بادشاہ نے تعمیر کروایا تھا۔
- قاعداعظم ریزیڈنسی کی عمارت ۱۸۹۲ ۶ میں بنی، تاہم ۱۹۴۸ میں قائد کے قیام سے اس عمارت کو اہمیت ملی۔
- سات سو برس پرانا قلعہ بلتت وادیِ ہنزہ میں واقع ہے۔
- مغل بادشاہ جہانگیر کی وفات قلعہ باغ سر میں ہوئی تھی۔

دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں:

1) ۱۰۰ روپے کے کرنسی نوٹ کی پشت پر کس عمارت کی تصویر موجود ہے؟
2) کوٹ ڈیجی قلعے میں کتنے مینار تعمیر کیے گیے تھے؟
3) شاہی قلعے کو کس بادشاہ نے کب تعمیر کروایا تھا؟
4) قائداعظم نے اپنی زندگی کے آخری ایام کس جگہ گزارے تھے؟
5) وادیِ ہنزہ کا نظارہ کس قلعے سے کیا جاسکتا ہے؟
6) مسجد مہابت خان کی تین خصوصیات لکھیں۔
7) کوٹ ڈیجی قلعہ کس نے تعمیر کروایا تھا؟
8) آپ کون سی تاریخی عمارت کی سیر کرنا پسند کریں گے اور کیوں؟

درست بیان کے سامنے (✔) غلط بیان کے سامنے (✖) کا نشان لگائیں۔

(الف) قائداعظم ریزیڈنسی صوبہ بلوچستان کے دار لحکومت کوئٹہ میں واقع ہے۔

(ب) کوٹ ڈیجی قلعہ صوبہ سندھ کے ضلع خیر پور میں واقع ہے۔

(ج) شاہی قلعے کی سب سے پرانی عمارت دیوانِ خاص ہے۔

(د) قلعہ بلتت کی چھت پر ایک پرانی توپ رکھی ہوئی ہے۔

(ہ) قلعہ باغ سر آزاد کشمیر کے ضلع باغ میں واقع ہے۔

دیے ہوئے اشاروں کی مدد سے معمے میں سے الفاظ تلاش کریں:

خیبر پختونخوا کا دار لحکومت	ضلع خیر پور کا ایک قصبہ	وادیِ ہنزہ کا ایک قلعہ	بلوچستان کا ایک شہر	شاہی قلعہ لاہور کی قبلِ ذکر عمارت	آزاد کشمیر کا ایک ضلع
گ	ن	بھ	ک	ق	پ
ا	ب	م	و	ت	ش
ز	و	ب	ٹ	جھ	ا
ی	ب	ر	ڈ	ر	و
ا	ل	ی	ی	و	ر
ر	ت	و	ج	ک	ط
ت	ت	ا	ی	ا	ع

اپنے علاقے / صوبے کی کسی اہم عمارت کے بارے میں دو سے تین پیراگراف لکھیں۔

کس قسم کی عمارت ہے؟	نمایاں خصوصیات کیا ہیں؟	کب بنی؟	عمارت کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟	وجہ شہرت کیا ہے؟

نیا کمپیوٹر

ایک دن انعام صاحب ایک نیا کمپیوٹر خرید لائے۔ نیا کمپیوٹر دیکھ کر علی اور جویریہ دونوں بہت خوش تھے۔ انعام صاحب نے کمپیوٹر بچوں کے کمرے میں میز پر رکھ دیا۔ دونوں بچے پاس آکر بیٹھ گئے۔ وہ کمپیوٹر چلانے کے لئے بے تاب تھے۔

انعام صاحب نے کہا: "بچو! یہ کمپیوٹر میں آپ کے لیے لایا ہوں، لیکن پہلے میں کمپیوٹر کے بارے میں آپ کی معلومات جاننا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے اس کے مختلف حصّوں کے نام اور کام بتائیں۔"

جویریہ: ابا جان! یہ میز کے اوپر ٹیلی ویژن کی طرح نظر آنے والی چیز مانیٹر کہلاتی ہے۔ کمپیوٹر پر جو بھی کام کیا جائے، اسے مانیٹر کی اسکرین پر دیکھا جاسکتا ہے۔

انعام صاحب: بہت اچھے، علی! اب آپ بتائیں کمپیوٹر کا دوسرا بڑا حصہ کون سا ہے؟

علی: ابا جان! یہ جو ڈبّا ساتھ پڑا ہے سی پی یو کہلاتا ہے۔ ہمیں مس نے بتایا تھا کہ یہ کمپیوٹر کا دماغ ہوتا ہے۔

انعام صاحب: بیٹا! بالکل درست بات ہے۔

جویریہ: ابا جان! یہ بورڈ جس پر بٹن لگے ہوئے ہیں، کی بورڈ کہلاتا ہے۔ اس کے بٹن دبا کر ہم کمپیوٹر کو ہدایات دیتے ہیں۔

علی: ابا جان! کمپیوٹر کو بعض ہدایات ماؤس کی مدد سے بھی دی جاسکتی ہیں۔

انعام صاحب: بیٹا! بالکل، ماؤس کے ذریعے سے بھی ہدایات دی جاسکتی ہیں لیکن اس کو ماؤس کیوں کہتے ہیں؟

جویریہ: انگریزی میں چوہے کو ماؤس کہا جاتا ہے۔ اس کی شکل بھی بالکل ایک چھوٹے چوہے کی طرح ہے اس لیے اس کو بھی ماؤس کہتے ہیں۔

انعام صاحب: بچو! مجھے بہت خوش ہوئی کہ آپ لوگ کمپیوٹر کے بارے میں درست معلومات رکھتے ہیں۔

علی: ابا جان! گھر میں بیٹھے بیٹھے ہم اکتا گئے ہیں۔ اب ہم اس پر مزے مزے کے کھیل کھیلیں گے۔

انعام صاحب: آپ شوق سے کھیلیں۔ خاص طور پر وہ کھیل جو آپ کو تعلیم میں مدد دیں یا جو آپ کی ذہانت میں اضافہ کریں لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ کھیل کے لئے وقت مختص ہونا چاہیے۔ ہر وقت کھیلتے رہنا ٹھیک بات نہیں ۔ دوسری بات یہ کہ آپ کمپیوٹر پر اور بھی اچھے اچھے کام کر سکتے ہیں۔

جویریہ: ابا جان! کمپیوٹر نے تو کام بہت آسان کر دیا ہے۔ ہم کمپیوٹر پر انٹرنیٹ کی مدد سے ہر مضمون کی تیاری کر سکتے ہیں۔ ریاضی کے مشکل سوالات حل کر سکتے ہیں۔ سائنس کے اسباق پر بنی ویڈیو دیکھ سکتے ہیں۔ اس کی مدد سے اردو اور انگریزی املا کی مشق کر سکتے ہیں اور مضمون بھی لکھ سکتے ہیں۔ تصویریں بنا کر ان میں خوب صورت رنگ بھی بھر سکتے ہیں اور کھانا پکانے کے طریقے بھی سیکھ سکتے ہیں۔

علی: ابا جان! اس کا مطلب یہ ہے کہ کمپیوٹر سے بہت سے مفید کام لیے جاسکتے ہیں۔

انعام صاحب: اب تو کمپیوٹر ہر فرد کی ضرورت بن گیا ہے۔ اس کی مدد سے پوری دنیا کی خبریں چند منٹوں میں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ آپ اس پر دنیا بھر کے اخبارات ورسائل کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ آپ اس پر کتابیں پڑھ سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کی مدد سے دنیا کے کسی حصّے میں بھی پیغام فوراً پہنچایا جاسکتا ہے۔ یہ اسپتالوں کے لئے بھی اہم ضرورت بن چکا ہے۔ آج کمپیوٹرز زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں استعمال ہو رہا ہے۔

علی: اباجان! کمپیوٹر کس نے ایجاد کیا تھا؟

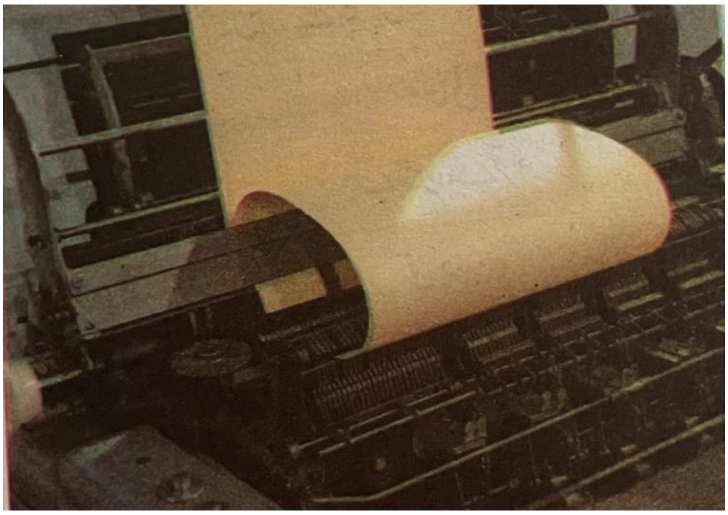

انعام صاحب: چارلس ببیج نے ڈیجیٹل کمپیوٹر کا تصور پیش کیا۔ اگرچہ وہ مکمل کمپیوٹر نہ بنا سکے، تاہم انھی کے نامکمل ڈیزائن پر کام کر کے جدید کمپیوٹر کی بنیاد رکھی گئی۔ اس لیے ان کو کمپیوٹر کا بانی بھی کہا جاتا ہے۔

جویریہ: اباجان! ہمیں مس نے بتایا تھا کہ پہلے کمپیوٹر بہت بڑا ہوتا تھا۔

انعام صاحب: شروع میں واقعی کمپیوٹر بہت بڑا تھا۔ اتنا بڑا کہ مشکل سے ایک کمرے میں سماتا تھا۔ جدید کمپیوٹر تو بہت چھوٹے ہیں۔ لیپ ٹاپ تو ایک چھوٹے سے بریف کیس جتنا ہوتا ہے۔ اب تو آپ کمپیوٹر کو جیب میں بھی رکھ سکتے ہیں۔

علی: (چونک کر) جیب میں کیسے ؟

انعام صاحب: (مسکرا کر اپنی جیب سے موبائل فون نکالتے ہوئے) یہ ہے کمپیوٹر! اس سے آپ تقریباً وہ تمام کام لے سکتے ہیں جو عام آدمی کمپیوٹر سے لیتا ہے۔ پیارے بچو! امید ہے کہ آپ اس کا مفید استعمال کریں گے اور اس کی حفاظت بھی کریں گے۔

لغت

ekran	اسکرین
quti	ڈبّا
tugma	بٹن
ziyraklik	ذہانت
maxsus	مختص
matematika	ریاضی
qisqacha	بریف

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- کمپیوٹر کے چار اہم حصے ہوتے ہیں: ماؤس کی بورڈ مانیٹر سی پی یو
- جدید کمپیوٹر کی بنیاد چارلس بیبج کے تصور پر رکھ گئی اس لیے اسے کمپیوٹر کا بنی کہا جاتا ہے۔
- کمپیوٹر کو لکھنے پڑھنے اور دیگر کئی مفید کاموں کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

1) کمپیوٹر کے ذریعے آپ کون کون سے کام کر سکتے ہیں؟
2) کمپیوٹر کے اہم حصے کون کون سے ہیں؟
3) سب سے پہلا کمپیوٹر کب اور کس نے بنایا؟
4) کس حصّے کو کمپیوٹر کا دماغ کہا جاتا ہے؟
5) قدیم اور جدید کمپیوٹر میں کیا فرق ہے؟
6) کمپیوٹر کے کوئی سے پانچ فائدے لکھیں۔
7) آپ اپنی تعلیمی ضروریات کے لئے کمپیوٹر سے کیسے مدد لیتے ہیں؟

دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

ٹھیک	ہدایات	شعبے	اسکرین	تصور

1) کمپیوٹر پر جو کام کیا جائے وہ مانیٹر کی ________________ پر نظر آتا ہے۔
2) "کی بورڈ" کے ذریعے سے کمپیوٹر کو ________________ دی جاتی ہے۔
3) ہر وقت کھیلتے رہنا ________________ نہیں۔
4) چارلس بیبج نے ڈیجیٹل کمپیوٹر کا ________________ پیش کیا تھا۔
5) کمپیوٹر زندگی کے تقریباً ہر ________________ میں استعمال ہو رہا ہے۔

موبائل فون کے استعمال پر جماعت میں مباحثہ کریں۔

مثال کے مطابق معمے میں سے جدید ٹیکنالوجی کے مختلف آلات کے نام تلاش کر کے سامنے لکھیں۔

کیمرا			

س	ے	م	پ	ی	و
د	ح	د	ط	م	ک
ٹ	ے	ب	ل	ٹ	ے
ف	ظ	ا	چ	ش	م
ع	ق	ء	ک	ھ	ر
ض	ا	ل	م	ث	ا
ل	ے	پ	ٹ	ا	پ

درجِ ذیل عبارت کو درست تلفّظ اور روانی سے پڑھیں۔

انٹرنیٹ ایک بہت بڑی لائبریری ہے۔ایک ایسی لائبریری جسے ہر کوئی اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتا ہے۔انٹرنیٹ پر آپ ہر قسم کی کتابیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ آپ انٹرنیٹ کھولیں، دنیا کی تمام اہم کتب آپ کے سامنے آجایں گی۔ ان میں مذہب، سائنس اور ادب سمیت ہر موضوع پر ہزاروں کتابیں ملیں گی۔ انٹرنیٹ کے ذریعے سے بیٹھے بیٹھے آپ دنیا بھر کی سیر کر سکتے ہیں۔ اس کے ذریعے سے آپ دور بیٹھے رشتہ داروں اور دوستوں سے بات کرسکتے ہیں۔انٹرنیٹ کے بہت فائدے ہیں لیکن اس کا استعمال کرتے ہوئے آپ کو چند باتوں کا خیال رکھنا ہو گا۔ایک یہ کہ انٹرنیٹ کھولنے سے پہلے اپنا کام ذہن میں رکھیں۔یعنی آپ نے انٹرنیٹ سے کیا کام لینا ہے۔وقت کا تعین کریں۔انٹرنیٹ پر ذاتی اور خاندانی معلومات یا تصویریں ہر گز نہ ڈالیں، اس سے آپ مشکل کا شکار ہو سکتے ہیں۔اسی طرح انٹرنیٹ پر اجنبی لوگوں سے تعلق بنانا بھی خطرے سے خالی نہیں ہے۔

دیے ہوئے درخواست کے نمونے کو غور سے دیکھیں۔

بخدمت جناب ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز پرائمری اسکول، کوہاٹ

عنوان: چھٹی کی درخواست

جنابِ عالیہ!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ مجھے بخار ہو گیا ہے۔ نزلہ اور زکام بھی ہے۔ میں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی ۔ انہوں نے مجھے دوا دی اور تین دن آرام کرنے کی ہدایت کی۔ براہِ کرم! مجھے تین دن کی چھٹی دے دیں۔ عین نوازش ہو گی۔

درخواست گزار

سلمہ یاسمین

جماعت چہارم

رول نومبر ۱۱

یکم اکتوبر ۲۰۲۰ء

نمونے کی درخواست کو دیکھتے ہوئے ہیڈ ماسٹر کے نام ضروری کام کے لئے رخصت کی درخواست لکھیں۔

"کمپیوٹر زندگی کے ہر شعبے کی ضرورت بن چکا ہے۔" اس موضوع پر دس جملے لکھیں۔

اٹھارہواں سبق

پاکستان کے مقامی کھیل

مشہور مقولہ ہے:" جس ملک میں کھیل کے میدان آباد ہونگے، وہاں کے ہسپتال ویران ہونگے اور جس ملک میں کھیل کے میدان ویران ہونگے، وہاں کے ہسپتال آباد ہونگے-"

کھیل صحت مند زندگی کے لیے بہت ضروری ہیں۔ کھیل تفریح کے ساتھ ساتھ انسانی ذہن اور جسم کو چاق چوبند رکھنے کا بہترین ذریعہ بھی ہیں۔ کھیل کود سے جسم کے اعضا طاقتور اور پٹھے مضبوط رہتے ہیں۔ جو لوگ کھیل کود میں حصّہ نہیں لیتے، وہ سست اور کمزور ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں کئی مقبول کھیل ہیں۔ کرکٹ، ہاکی، فٹ بال، والی بال، ٹینس اور بیڈ منٹن، وغیرہ ایسے کھیل ہیں، جو دنیا کے تقریباً ہر ملک میں کھیلے جاتے ہیں۔ پاکستان میں بھی ان کھیلوں کا رواج عام ہے۔ تاہم ہر ملک کے کچھ مقامی کھیل بھی ہوتے ہیں، جن کا تعلق اس ملک کی خاص آب ہوا، معاشرت اور ثقافت سے ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی بہت سے مقامی کھیل کھیلے جاتے ہیں، جن میں کبڈی، گلی ڈنڈا، کشتی، آنکھ مچولی، کوکلا چھپاکی، ککلی، اسٹاپو اور پٹھو گول گرم، وغیرہ شامل ہیں۔ ان کھیلوں کے لیے نہ تو کسی خاص سامان کی ضرورت پڑتی ہے اور نہ کسی وسیع میدان کی۔ پھر یہ کھیل دلچسپ بھی ہوتے ہیں۔ آئیں! ان میں سے کچھ کھیلوں کے بارے میں تفصیل سے جانتے ہیں۔

کبڈی

کبڈی پاکستان کا مقبول ترین کھیل ہے۔ یہ کھیل دو ٹیموں کے دس دس کھلاڑیوں کے درمیان کھیلا جاتا ہے۔ کھیل کے لئے میدان کو لکیر کے ذریعے دو برابر حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک ٹیم میدان کے ایک طرف جبکہ دوسری ٹیم میدان کے دوسری جانب کھڑی ہوتی ہے۔ کھیل میں کسی ایک ٹیم کا کھلاڑی ''کبڈی، کبڈی'' کہتا ہوا مخالف ٹیم کی طرف جاتا ہے۔ وہاں وہ مخالف ٹیم کے کسی کھلاڑی کو چھوتا ہے اور سانس توڑے بغیر اپنے حصے والے میدان میں واپس آنے کی کوشش کرتا ہے۔ مخالف ٹیم کا کام اس کھلاڑی کو واپس جانے سے روکنا اور اپنی گرفت میں لے کر چت کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ کھلاڑی چت ہو جائے یا اس دوران میں اس کا سانس ٹوٹ جائے تو مخالف ٹیم کو ایک نمبر مل جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر وہ مخالف ٹیم کے کسی کھلاڑی کو چھو کر واپس لکیر تک آ جائے تو اسے ایک نمبر مل جاتا ہے۔ دونوں ٹیمیں اسی طرح باریاں لیتی ہیں۔ مقررہ وقت کے بعد جس ٹیم کے نمبر زیادہ ہوں، وہ فاتح کہلاتی ہے۔

گلی ڈنڈا

گلی ڈنڈا ایک قدیم کھیل ہے۔ اس کھیل میں کھلاڑیوں کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں۔ یہ کھیل ایک ڈنڈے اور گلی کی مدد سے کھیلا جاتا ہے۔ گلی کے دونوں سرے ترشے ہوئے اور نوک دار ہوتے ہیں۔ کھیل میں زمین پر ایک چھوٹا سا گڑھا بنایا جاتا ہے جسے ''گھتی'' کہتے ہیں۔ گلی کو گھتی رکھ کر ڈنڈے کی مدد سے ہوا میں اچھالا جاتا ہے۔

کھلاڑی اس گلی کو زمین پر گرنے سے پہلے بڑی پھرتی سے ڈنڈے کے ساتھ دوسری ضرب لگاتا ہے، جس سے گلی دور چلی جاتی ہے۔ مخالف ٹیم کا کام دوسری ضرب کے بعد ہوا میں موجود اس گلی کو پکڑنا ہے۔ اگر مخالف ٹیم کا کھلاڑی گلی کو کیچ کرنے میں کامیاب ہو جائے تو کھیلنے والے کھلاڑی کی باری ختم ہو جاتی ہے۔ اگر مخالف ٹیم کا کوئی بھی کھلاڑی گلی کو ہوا میں نہ پکڑ سکے تو گلی کو مارنے والا کھلاڑی ڈنڈے کو گھتی پر رکھ دیتا ہے۔

اب مخالف ٹیم کا کوئی کھلاڑی گلی سے ڈنڈے کا نشانہ لگانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر گلی اس ڈنڈے کو لگ جائے تو کھیلنے والے کھلاڑی کی باری ختم ہو جاتی ہے۔ اگر مخالف ٹیم کا کھلاڑی اس عمل میں کامیاب نہ ہو تو کھیلنے والا کھلاڑی اپنی باری کو جاری رکھتا ہے۔

کشتی

کشتی بھی پاکستان کا مقبول کھیل ہے۔ اس کھیل کے قوانین نہایت سادہ اور آسان ہوتے ہیں۔ کشتی میں دو پہلوان اکھاڑے میں اترتے ہیں۔ اپنی پوری جسمانی اور ذہنی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے، داؤ پیچ آزماتے ہیں ایک دوسرے کو زمین پر گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب ایک پہلوان کے جسم کا کوئی بھی حصہ، سوائے اس کے پاؤں کے، زمین کو چھو لے تو دوسرا پہلوان جیت جاتا ہے۔ جب تک ایک پہلوان دوسرے کو چت نہیں کر لیتا مقابلہ جاری رہتا ہے۔

آنکھ مچولی

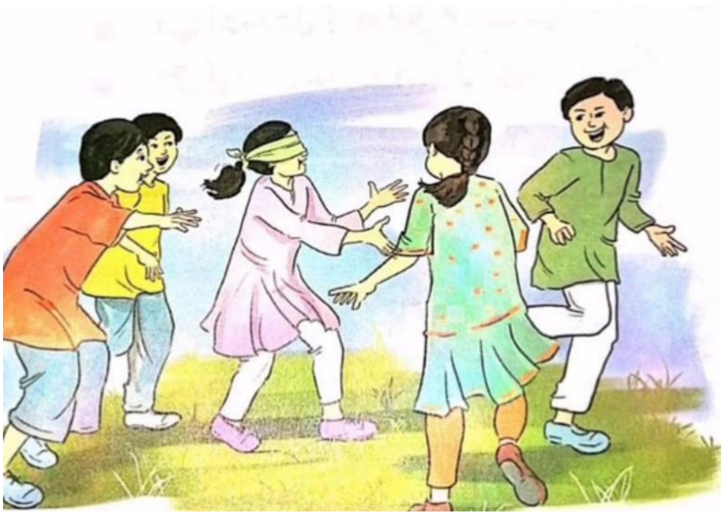

آنکھ مچولی ایک دل چسپ اور آسان کھیل ہے۔ یہ کھیل کئی طریقوں سے کھیلا جاتا ہے۔ ایک عام طریقہ یہ ہے کہ بچے گھر کے صحن یا کسی کھلے میدان میں اکٹھے ہوتے ہیں- سب بچوں کی مشترکہ رائے سے کسی ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جاتی ہے- باقی بچے مختلف آوزیں نکالتے ہوئے ادھر ادھر بھاگتے ہیں اور آنکھوں پر پٹی والا بچہ باقی بچوں کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ بچہ جس بچے کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائے، اگلی دفعہ اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جاتی ہے۔ اس طرح یہ کھیل جاری رہتا ہے۔

کوکلا چھپاکی

کوکلا چھپا کی بھی بچوں کا ایک پسندیدہ کھیل ہے۔ اس کھیل میں بچے ایک دائرے میں آنکھیں بند کر کے پاؤں کے بل بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک بچہ ہاتھ میں کپڑے کا بنا ہوا کوڑا پکڑ لیتا ہے۔ وہ اس کوڑے کو اپنے پیچھے چھپا کر بچوں کے گرد چکر لگاتے ہوئے کہتا ہے:

کوکلا چھپا کی جمعرات آئی ہے

جو آگے پیچھے دیکھے اس کی شامت آئی ہے

وہ بچہ دو چکر لگا کر چکنے سے یہ کوڑا کسی بچے کے پیچھے چھپا دیتا ہے اور چکر لگانا جاری رکھتا ہے۔ اگر اس بچے کو پتا نہ چلے کہ کوڑا اس کے پیچھے چھپایا گیا ہے تو چکر لگانے والا بچہ چکر مکمل کرنے کے بعد اسی کوڑے سے اس کی پٹائی کرتا ہے ۔ اگر بچہ جان جائے کہ کوڑا اس کے پیچھے ہے تو وہ اٹھ کر چکر لگانے والے بچے کو اس وقت تک کوڑے سے مارتے ہے، جب تک وہ اپنا چکر مکمل کر کے واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ نہیں جاتا۔ اسی طرح یہ کھیل جاری رہتا ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے روایتی کھیل ہیں، جو بچے بہت شوق سے کھلتے ہیں۔ کھیل چاہے کوئی بھی ہو، وہ انسان کے اندر نظم وضبط اور برداشت کی قوت پیدا کرتے ہیں اور انسان کو جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست رکھتے ہیں-

لغت

اعضا	organ, a’zo
مقبول	mashhur
اکھاڑا	arena
کوڑا	chiqindi
لکیر	chiziq
پابندی	cheklov

musobaqa	مقابلہ
aylanmoq(biror narsa atrofida)	چکر لگانا

Matnni yozma tarjima qiling.
Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- جہانگیر خان اسکوائش کے سابق پاکستانی کھلاڑی ہیں۔ انہوں نے دس مرتبہ برٹش اوپن اور چھے مرتبہ ورلڈ اوپن اسکوائش ٹورنامنٹ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا۔
- کھیل صحت مند زندگی کی علامت ہیں۔
- کچھ کھیل مخصوص علاقوں اور ممالک میں کھیلے جائیں تو انھیں مقامی کھیل کہتے ہیں۔
- کبڈی، گلی ڈنڈا، کشتی، آنکھ مچولی، کوکلا چھپاکی مشہور مقامی کھیل ہیں۔

دیے ہوئے سوالات کے جواب لکھیں۔

1) کرکٹ کے کھیل میں ہر ٹیم میں کتنے کھلاڑی کھیلتے ہیں؟
2) شندور کے میلے میں کون سا کھیل کھیلا جاتا ہے؟
3) جہاں کھیل کے میدان ویران ہوتے ہیں، وہاں کیا آباد ہوتا ہے؟
4) پاکستان میں کھیلے جانے والے کچھ کھیلوں کے نام بتائیں۔
5) کبڈی کھیلنے کا طریقہ لکھیں۔
6) گھتی کسے کہتے ہیں؟

7) کشتی کا کھیل کیسے کھیلا جاتا ہے؟

8) کھیل انسانی صحت اور شخصیت پر کیسے اثر انداز ہوتے ہیں؟

9) کھیل ہماری عادات کو کس طرح سے تبدیل کرتے ہیں؟

سبق کے مطابق درست جواب کے سامنے (✔) اور غلط جواب کے سامنے (×) کا نشان لگائیں۔

1) کھیل صحت مند زندگی کے لیے بہت ضروری ہیں۔

2) کبڈی کے کھیل میں میدان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

3) گلی ڈنڈا کے کھیل میں کھلاڑیوں کی تعداد مقرر ہوتی ہے۔

4) کشتی کے قوانین نہایت سادہ اور آسان ہیں۔

5) کھیل انسان کے اندر نظم وضبط اور برداشت کی قوت پیدا کرتے ہیں۔

خالی جگہوں کے سامنے دیے ہوئے الفاظ کی جمع / واحد سے جملے مکمل کریں۔

تیز____________________ چل رہی ہے۔	ہوائیں
بہت سے____________________ میدان میں اکٹھے تھے۔	بچہ
ہمیں____________________ کی پاس داری کرنی چاہیں۔	قوانین
وکیل کے تمام____________________ درست تھے۔	دلیل
دوسروں کے____________________ کا خیال رکھیں۔	حق

انیسواں سبق

ہماری تہذیب

ہمارا ملک ہندوستان بڑا ملک ہے۔ یہاں جو لوگ رہتے ہیں ان کے مذہب، زبانیں، رنگ روپ، لباس، کھانا پینا اور رسم و رواج اگر چہ سب ایک دوسرے سے الگ ہیں مگر سب مل جل کر رہتے ہیں۔ یہ ایک ایسے چمن کی طرح ہے، جس میں رنگ برنگ کے پھول اپنی بہار دکھا رہے ہوں۔ آپ جانتے ہی ہیں کہ ایسا چمن کتنا خوب صورت نظر آتا ہے۔ ہندوستان بھی ایسا ہی خوب صورت چمن ہے۔ اس کی رنگ برنگی تہذیب ساری دنیا میں مشہور ہے۔

ہندوستان کے رہنے والوں میں میل جول اور پیار محبت کا جذبہ پیدا کرنے کی سب سے زیادہ کوشش صوفی سنتوں نے کی ہے۔ صوفیوں کی خانقاہیں سنتوں کی کٹیاں انسان دوستی اور بھائی چارے کے بڑے مرکز رہی ہیں۔ آج بھی اجمیر شریف میں خواجہ معین الدین چشتی، پنجاب میں بابا فرید الدین گنج شکر اور دہلی میں حضرت نظام الدین اولیا کی درگاہیں ہندو مسلم اتحاد اور ملاپ کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ اسی طرح سنت کبیر داس اور گرو نانک کی تعلیمات سے بھی ہندوستان کی ملی جلی تہذیب پروان چڑھی۔

ہماری ملک میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہتے ہیں۔ یہاں کے تہوار ہولی، دیوالی، عید، بیساکھی اور کرسمس سب لوگ مل کر مناتے ہیں اور ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔

ہماری اردو زبان ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کی اچھی مثال ہے ۔ اردو ہندوستان میں پیدا ہوئی ۔ اسے بولنے، پڑھنے اور سمجھنے والے ہر مذہب کے لوگ ہیں۔ ان سبھی نے مل کر اس کے ادب کو مالا مال کیا ہے۔

ہندوستان کے دور دراز علاقوں کا سفر کیجئے تو ایسا لگتا ہے کہ اس ایک ملک میں کئی ملک آباد ہیں۔اس کے پہاڑ، ندیاں، کھیت، میدان اور ریگستان، اس میں رہنے والوں کے رنگ روپ، رہن سہن، بولی ٹھولی اور طور طریقے ہمیں ایک ساتھ کئی ملکوں کی سیر کرادیتے ہیں۔ کثرت میں وحدت یا انیکتا میں ایکتا اسی کو کہتے ہیں۔ہماری ملی جلی تہذیب کا یہ پہلو بہت روشن اور خوب صورت ہے۔ ہمیں ہر وقت پر اپنی تہذیب کے اس رنگ کی حفاظت کرنی ہے۔

لغت

his-tuyg‘u	جذبہ
birdamlik	اتحاد
xonaqoh	خانقاہ
unmoq-o‘smoq	پروان چڑھنا
ko‘pchilik	کثرت
birlik	وحدت
tarqoqlik	انیکتا
hamjihatlik	ایکتا

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- ہمارے ملک ہندوستان میں الگ الگ مذاہب کے ماننے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ لوگوں کے رسم ورواج، تہوار، لباس اور رہن سہن الگ الگ ہیں، پھر بھی آپس میں مل جل کر رہتے ہیں۔ اسی کو کثرت میں وحدت اور انیکتا میں ایکتا کہتے ہیں۔
- ہمارے ملک کی ملی جلی تہذیب کو پروان چڑھانے میں صوفی سنتوں کا بڑا اہم کردار ہے۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

1) ہندوستان کو خوب صورت چمن کیوں کہا گیا ہے؟

2) ملک کی تہذیب کو پروان چڑھانے والے صوفی سنتوں کے نام بتائے۔

3) اردو زبان کس چیز کی اچھی مثال ہے؟

4) اردو زبان کہاں پیدا ہوئی؟

5) انیکتا میں ایکتا کا کیا مطلب ہے؟

6) ملک میں منائے جانے والے چند تہواروں کے نام لکھیے۔

خالی جگہوں کو پر کیجیے:

1) ہمارے ملک میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی آپس میں....................... کی طرح رہتے ہیں۔

2) ہماری اردو زبان ہندوستان کی ملی جلی تہذیب کی اچھی....................... ہے۔

3) اردو....................... میں پیدا ہوئی۔

4) ہمیں ہر وقت پرانی تہذیب کے اس رنگ کی....................... کرنی چاہیے۔

5) ہمارا ہندوستان ایک بڑا............................ ہے۔

تعلیمات تعلیم کی جمع ہے-اسی طرح "ا" اور "ت" لگا کر نیچے دیے ہوئے لفظوں سے جمع بنایئے:

واحد	جذبہ	حضرت	انتظام	احسان	مکان
جمع					

"الف" اور "ب" کے صحیح جوڑ ملا کر جملے مکمل کیجیے:

الف	ب
رسم ورواج اگرچہ سب ایک دوسرے	اور کرسمس سب لوگ مل کر مناتے ہیں-
صوفیوں کے خانقاہیں اور سنتوں کی کٹیاں	ملی جلی تہذیب کی اچھی مثال ہے-
یہاں کے تہوار ہولی، دیوالی، عید، بیساکھی	بہت روشن اور خوب صورت ہے-
ہماری اردو زبان ہندوستان کی	انسان دوستی اور بھائی چارے کے بڑے مرکز رہی ہیں
ہماری ملی جلی تہذیب کا یہ پہلو	سے الگ ہیں مگر سب مل جل کر رہتے ہیں-

ان لفظوں کے متضاد لکھیے:

دوستی	بہار	خوشی	خوب صورت	ایکتا	روشن	آباد	زیادہ

بیسواں سبق

حُسنِ سُلوک

ظفر کے ابّا جان ایک دفتر میں بڑے افسر تھے۔ وہ ایک شان دار مکان میں پُر سُکون زندگی بَسَر کر رہے تھے۔ ظفر ان کا اِکلوتا بیٹا تھا۔ اُسے ہر طرح کا عیش و آرام حاصل تھا۔ عام طور پر ماں باپ کا بے جالاڈ پیار بچّوں کی عادتیں بگاڑ دیتا ہے۔ وہ ضِدّی اور مغرور بن جاتے ہیں لیکن ظفر ایسا نہ تھا۔ وہ ہر لحاظ سے ایک اچّھا بچّہ تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے ماں باپ بہت نیک دِل اور مہربان تھے اور اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیّت پر خصوصی توجُّہ دیتے تھے۔

ظفر کے گھر کے قریب ایک کچّی آبادی تھی۔ وہ اس کچّی آبادی کے پاس سے گزر کر اسکول جاتا تھا۔ کچی آبادی کے بچّوں کے پاس نہ کھلونے ہوتے، اور نہ صاف سُتھرے کپڑے۔ ویسے تو ظفر کو اس بستی کے سب ہی بچّوں کے ساتھ ہم دردی تھی، مگر عابد کی حالت نے اُسے بے چین کر رکھا تھا۔ اس کی خاص وجہ یہ تھی کہ غریب ہونے کے ساتھ ساتھ وہ نابینا بھی تھا۔ صرف دو برس کی عُمر میں ایک مُہلِک بیماری کی وجہ سے اُس کی آنکھوں کی بِینائی ختم ہو گئی۔ اب اس کی عُمر گیارہ برس کے قریب تھی اور وہ ٹٹول ٹٹول کر چلتا تھا۔ جب اُس کے ساتھی کھیل کُود میں مصروف ہوتے تو وہ ایک طرف بیٹھا اپنے ہاتھوں کی اُنگلیاں چٹخاتا رہتا۔ ظفر جب بھی اُسے دیکھتا، تو تھوڑی دیر اس کے پاس رُک جاتا اور ہم دردانہ لہجے میں اس کا حال احوال پوچھتا۔

ایک دن ظفر نے اپنی اُردُو کی کتاب میں سَفید چھڑی کے بارے میں پڑھا، جو آنکھوں سے محروم لوگوں کے پاس ہوتی ہے۔ نابِینالوگوں کے ہاتھ میں مضبوط چھڑی دیکھ کر دوسرے لوگ سڑک پار کرنے یا راستہ طے کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ ظفر کے دل میں یہ خیال آیا کہ کیا ہی اچھا ہو، جو ایک سفید چھڑی عابد کو بھی مل جائے۔ وہ اس بات پر کئی دن تک غور کرتا رہا پھر اُس نے یہ عزم کیا کہ وہ اپنے جیب خرچ میں سے پیسے بچا کر عابد کے لیے ایک سفید چھڑی ضرور خریدے گا۔

اگلے دن اُس کے چچا جان کوئٹہ سے لاہور آئے اور ظفر کی تعلیم میں نُمایاں کارکردگی کا حال سن کر ایک ہزار روپے کا نوٹ اِنعام کے طور پر دیا۔ ظفر اِنعام پا کر بہت خوش ہوا اور اُس نے چچا جان کا شکُریہّ ادا کیا۔ ان پیسوں سے اُس نے سفید چھڑی خرید کر عابد کو دے دی۔ عابد کو چھڑی دینے کے بعد ظفر کو ایسی خوشی کا احساس ہوا جو اس سے پہلے اُسے کبھی نہیں ہوا تھا۔ دُوسری طرف عابد بھی چھڑی پا کر بہت خوش تھا۔

ظفر کے ابّا جان کا تبادلہ لاہور سے اسلام آباد ہو گیا۔ ظفر بھی ان کے ساتھ چلا گیا۔ پھر ظفر کے ابّا جان کا تبادلہ جس شہر میں ہوتا، ظفر بھی ان کے ساتھ ساتھ جاتا۔ یوُں وہ مختلف شہروں کے اسکولوں میں پڑھتا رہا۔ نئے نئے دوست بناتا رہا۔ وقت گزرنے کے ساتھ لاہور کی وہ کچّی آبادی اور اس میں رہنے والا عابد اسے یاد ہی نہ رہا۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ کوشش کر رہا تھا کہ کسی اچھّے دفتر میں ملازمت کر لے۔

ایک دن ظفر نے اخبار میں اشتہار دیکھ کر درخواست دی۔ کچھ دنوں بعد اِنٹرویو کے لیے بلایا گیا۔ اِنٹرویو کے لیے ظفر کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک خُوب صُورت اور بارعُب نوجوان ایک بڑی سی میز کے پیچھے گھومنے والی کرسی پر بیٹھا ہے۔ جب ظفر نے اُس نوجوان کو غور سے دیکھا تو بولا: ''اگر میں غلطی پر نہیں تو آپ کا نام عابد ہے؟''

اُس نے ہاں میں سر ہلایا اور کہنے لگا: ''آپ مجھے کیسے جانتے ہیں؟'' ظفر بولا: ''بہت عرصہ پہلے میں لاہور میں رہتا تھا، میرا نام ظفر ہے۔ یہ سن کر وہ نوجوان فوراً کھڑا ہو گیا اور ظفر سے گلے ملا۔ وہ نوجوان عابد ہی تھا۔ اس نے ظفر کو اپنی کہانی سنائی: ''میں تمھاری دی ہوئی چھڑی لیے سڑک پار کر رہا تھا کہ ایک خاتون نے مجھے روک لیا۔ وہ میرے ساتھ گھر تک آئیں اور ابّا جان سے بات کرنے کے بعد مجھے اپنے ساتھ لے گئیں۔ وہ خاتون ایک اسکول کی پرنسپل تھیں، جہاں نابِینا بچّوں کو تعلیم دی جاتی تھی۔ اُنھوں نے مجھے اسکول میں داخل کر لیا اور میں خُوب دل لگا کر پڑھنے لگا۔

وہ بول رہا تھا کہ کچھ عرصے بعد ایک ڈاکٹر صاحب ہمارے اسکول میں آئے اور پرنسپل صاحبہ کی اِجازت سے مجھے اپنے ساتھ اسپتال لے گئے۔ انھوں نے میری آنکھوں کا علاج کیا اور اس طرح میری بینائی واپس آگئی۔ ظفر عابد کی رُوداد سن کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا: سُبحان اللہ! واقعی اللہ تعالیٰ کی شان نرِالی ہے۔ وہ ایسے کام بھی کرتا ہے جو انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک سفید چھڑی دی ہے، یعنی نیکی کے راستے پر چلنے کی سوچ۔ جو بھی اس راہ پر چلے گا، فائدے میں رہے گا۔ ''

دونوں اس بات پر خوش تھے کہ نیکی کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے بڑی تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔ دونوں نے مل کر اسی طرح دوسروں کی مدد جاری رکھنے کا عہد کیا۔

لغت

اِکلوتا	yolg‘izgina, arzanda
بے جالاڈ پیار	haddan ortiq mehr-e’tibor
بگاڑ دینا	*bu yerda:* tarbiyasini buzmoq

qaysar	ضِدّی
qashshoq aholi	کچّی آبادی
ko‘r, ko‘zi ojiz	نابِینا
jiddiy kasallik	مُہلِک بیماری
ko‘rish qobiliyati	بِینائی
paypaslab yurmoq	ٹٹول کر چلنا
barmoqlarini qirsillatmoq	اُنگلیاں چٹخانا
tayoqcha, xassa	چھڑی
ahd (jazm) qilmoq	عزم کرنا
reklama	اشتہار
salobatli	بارعُب
bosh chayqamoq	سرہلانا
quchoqlamoq	گلے ملنا
director	پرنسپل
bu yerda: qissasini tinglamoq	رُوداد سننا
kelishmoq, qaror qilmoq	عہد کرنا

Matnni yozma tarjima qiling.

Mavzu yuzasidan savollar va topshiriqlar:

1. Matn nima haqida ekan?
2. Matnni o‘qib notanish fe’llarni aniqlang. Shu fe’llarning sinonim variantlarini lug‘atdan toping.
3. Shu fe’llar ishtirokida 5 ta gap tuzing.
4. Lug‘atda berilgan so‘zlar ishtirokida gaplar tuzing.

غور کیجیے:

- نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

- حُسنِ سُلوک سے زندگیاں بدلی جاسکتی ہیں۔
- نیکی کے چھوٹے چھوٹے کاموں سے بڑی تبدیلیاں لائی جاسکتی ہیں۔
- نیکی حسنِ اخلاق ہے۔

سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

- عابد کی بِینائی کیوں ختم ہو گئی تھی؟
- ظفر، عابد سے کیوں ہمدردی رکھتا تھا؟
- سفید چھڑی کون لوگ استعمال کرتے ہیں؟
- عابد کی بینائی واپس کیسے آئی؟
- سفید چھڑی کس کام آتی ہے؟
- عابد کی بِینائی کس وجہ سے چلی گئی تھی؟
- عابد کو تعلیم کس نے دلوائی اور اس کا کیا فائدہ ہوا؟
- ظفر نے جس حُسنِ سُلوک کا مظاہرہ کیا، اس کے بارے میں بتائیں۔
- اگر آپ ظفر کی جگہ ہوتے تو عابد کی مدد کیسے کرتے؟
- نیکی اور بھلائی سے کیا مُراد ہے؟ آپ دوسروں کے ساتھ کس طرح کی نیکی کرتے ہیں؟

سبق کے مطابق دُرُست جواب کے گرِد دائرہ لگائیں۔

1) بچّوں کی عادتیں بگاڑ دیتا ہے ماں باپ کا بے جا:

ا)ڈانٹنا	ب)لاڈپیار	ج)غصّہ	د)حمایت کرنا

2) کچّی بستی میں رہتا تھا:

ا)ظفر	ب)عابد	ج)امجد	د)سفیان

3) ظفر کو انعام کے طور پر پیسے دیے:

ا)چچا جان نے	ب)ماموں جان نے	ج)تایا جان نے	د)بھائی جان نے

4)ظفر نے عابد کے لیے خریدی ایک:

ا)گھڑی	ب)کتاب	ج)سفید چھڑی	د)ٹوپی

6)ظفر کے ابّا جان کا تبادلہ لاہور سے ہو گیا:

ا)کراچی	ب)پشاور	ج)کوئٹہ	د)اِسلام آباد

دیے ہوئے الفاظ معُمّے میں سے تلاش کریں۔ بعد ازاں سبق میں سے ان الفاظ سے متعلقہ جملے ڈھونڈ کر لکھیں:

عہد	نوجوان	علاج	اکلوتا	درخواست

ا	ع	ہ	د	ش
ک	ن	س	ر	ب
ل	و	ق	ر	ع
و	خ	ا	خ	ل
ت	و	پ	ا	ا
ا	ا	خ	س	خ
چ	ن	ر	ت	ے

"حُسنِ سُلوک" کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔ اپنے پسندیدہ کردار کے بارے میں گفتگو کریں اور پسندیدگی کی وجہ بھی بتائیں۔

آپ کا دوست کسی وجہ سے امتحانات کی تیّاری نہیں کر سکا، آپ اس کی مدد کیسے کریں گے ؟ دو مختصر پیراگراف میں لکھ کر بتائیں۔

LUG'AT

adashmoq	بھٹکنا
ahd (jazm) qilmoq	عزم کرنا
aldab shilib ketmoq	ٹھگنا
aljiramoq	بکواس کرنا
aql-idrok, zukkolik	ذہانت
arab davlatidagi pul birligi, dirham	درہم
arena	اکھاڑا
arpa non	جَو کی روٹی
asqotmoq, foydasi tegmoq	کام آنا
asr	صدی
atrof-muhit	ماحول
ayblamoq	طعنہ دینا
ayblamoq	الزام لگانا
aylanmoq(biror narsa atrofida)	چکر لگانا
barmoqlarini qirsillatmoq	اُنگلیاں چٹخانا
baxramand bo'lmoq	چوسنا
baxtiyor bo'lmoq	مگن ہونا
bezatilgan bo'lmoq	مزین ہونا
bir bo'lak non	روٹی کا ایک نوالہ
bir xo'plam suv	پانی کا ایک گھونٹ
birdamlik	اتحاد

birlashtirmoq	جوڑنا
birlik	وحدت
birovning ustidan kulmoq	ہنسی اڑانا
bo‘lak	ٹکڑا
bo‘ron	آندھی
bo‘y-bast	ڈیل ڈول
bosh chayqamoq	سر ہلانا
bosh tomon	سرہانا
boshdan kechirmoq	جھیلنا
boshlanishi, ibtido	آغاز
buyurtma qilmoq	بکنگ کرانا
chalg‘imoq	بھٹکنا
chanqamoq	پیاس لگنا
cheklov	پابندی
chiqindi	کوڑا
chiziq	لکیر
cho‘chib tushmoq	چونکنا
cho‘kmoq	ڈوبنا
cho‘pon	چرواہا
da’vat etmoq	للکارنا
dakki bermoq, urushmoq	ڈانٹنا
davom etmoq	گرم رہنا

dengiz to‘lqini	سمندر کی لہر
director	پرنسپل
donishmand	دانا
ekran	اسکرین
elektromagnit to‘lqinlarining to‘qnashuvi	برق مقناطیسی لہروں کا ٹکراؤ
el-ulus, omma, xalq	رعایا
es-hushini yo‘qotgan	بدحواس
fahmlamoq	تاڑنا
g‘avvos, sho‘ng‘uvchi	غوطہ لگانے والا
g‘iybatchi	چغل خور
g‘uncha	کلی
haddan ortiq mehr-e’tibor	بے جا لاڈ پیار
hamjihatlik	ایکتا
haykaldek qotib qolmoq	بت بننا
hilpiramoq	لہرانا
his-tuyg‘u	جذبہ
his-tuyg‘u	احساس
hovuz	حوض
hovuz	تالاب
hujjatli film	دستاویزی فلم
imkon, chora	تدبیر
ip, kalava	دھاگا

ishi yurishmoq	بن آنا
ivimoq, ho‘l bo‘lmoq	بھیگنا
ixtiro	ایجاد
jazolamoq	سزا دینا
jiddiy kasallik	مُہلِک بیماری
kapalak	تتلی
karvon	قافلہ
kashta	کڑھائی
kelishmoq, qaror qilmoq	عہد کرنا
kichik qizlarning ko‘ylagi	فراک
kimsasiz, jimjit	سنسان
kirim-chiqim, pul topish	آمدنی
kishan	بیڑیاں
kiyik	ہرن
ko‘pchilik	کثرت
ko‘r, ko‘zi ojiz	نابِینا
ko‘rish qobiliyati	بِینائی
ko‘rpa	کمبل
ko‘zlari chaqnab ketmoq	آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جانا
kosacha	کٹوری
kuchli shamol zarbidan	تیز ہوا کے جھکڑ سے
kuzatuv	نگرانی
mashhur	مقبول

matematika	ریاضی
maxsus	مختص
me’ros	ورثہ
milliy meros	قومی ورثہ
mudramoq	اونگھنا
mukofotga beriladigan yer	جاگیر
musiqa sadosi ostida	موسیقی کی دھن پر
musobaqa	مقابلہ
namoz o‘qimoq	نماز ادا کرنا
nayza	ڈنک
ne’mat	نعمت
niqob	ماسک
notinch	بے چین
o‘ziga bino qo‘ymoq, kibrlanmoq	گھمنڈ ہونا
och yurmoq	فاقہ کرنا
organ, a’zo	اعضا
orqasida	پشت پر
oshkor qilmaslik	ڈھکا چھپا رہنا
osib qo‘ymoq	لٹکانا
otxona	اصطبل
paydo bo‘lmoq	نمودار ہونا
paypaslab yurmoq	ٹٹول کر چلنا

piqillab yig‘lamoq	سسکنا
politsiya uchastkasining boshlig‘i	کوتوال
pul miqdori	رقم
qaltiramoq	کانپنا
qaroqchi	ڈاکو
qashshoq aholi	کچّی آبادی
qayergadir	نہ جانے کہاں
qayiq	کشتی
qayiqchi	ملاح
qaysar	ضِدّی
qisqacha	بریف
qissasini tinglamoq	رُوداد سننا
qiynamoq, azob bermoq	ستانا
qizg‘ish rangli	ارغوانی
qo‘l kishani	ہتھکڑیاں
qo‘l tekkizmoq	ہاتھ لگانا
qo‘li tegib ketmoq	چھونا
qo‘rqib ketmoq	گھبرانا
qo’nmoq	ٹکنا
qonga belangan	خون میں لتھڑا ہوا
qorovul	چوکیدار
qovog‘ari	بھونرا
quchoqlamoq	گلے ملنا

qul	غلام
qurshovida	لپیٹ میں
quti, yashik	ڈبّا
qutqarmoq	چھڑانا
quyosh chiqmoq	سورج طلوع ہونا
quyosh nurlari	سورج کی سنہری کرن
ranjimoq, xafa bo‘lmoq	رنجیدہ ہونا
raqsga tushmoq	تھرکنا
reklama	اشتہار
sabr kosasi to‘lmoq	ہونا مکدّر
saroy mulozimlari	مصاحب
savatcha	کھانچا
sepmoq	چھڑکنا
shira, sharbat	رس
sho‘ng‘imoq	غوطہ کھانا
shovqin-suron	صوتی آلودگی
shovqin-suron	گہما گہمی
signal	ہارن
siqmoq	سکیڑنا
sir	راز
soliq	ٹیکس
suvga tushgan mushukdek bo‘lmoq	بھیگی بلّی بننا

suyultirilgan oltin	پگھلا ہوا سونا
tabiiy boyliklar	قدرتی وسائل
taom	پکوان
taqsimlamoq	بانٹنا
tarbiyasini buzmoq	بگاڑ دینا
tarqoqlik	انیکتا
tashkilot	تنظیم
tatib ko‘rmoq	چکھنا
tavsiya qilmoq	سفارش کرنا
tavsiya qilmoq	ہدایت دینا
tayinlamoq	تقرر کرنا
tayoqcha, xassa	چھڑی
tejalmoq	بچت ہونا
tinchlantirmoq	اطمینان دلانا
titrash, qaltirash	کپکپی
to‘da, guruh	جھرمٹ
to‘g‘ri, adolatli taqsimlamoq	صحیح انصاف کرنا
to‘p	توپ
to‘xtamoq, tinmoq	تھمنا
tugma	بٹن
tugun	چونگا
tuman	ضلع
turli tabiiy ofat	ہر قسم کی قدرتی آفات

uloqtirib yubormoq	پھینک دینا
unmoq-o‘smoq	پروان چڑھنا
urug‘ ekmoq	بیج بونا
uslub	طرز
ustun	کھمبا
vabo	وبا
vafot etmoq	وفات پانا
xabar	پیغام
xabar bermoq	اطلاع دینا
xayol og‘ushida bo‘lmoq	خیال میں مگن ہونا
xazina	خزانہ
xizmat	ملازمت
xonaqoh	خانقاہ
yalang oyoq	ننگے پاؤں
yaqinlashmoq	رخ کرنا
yarasiga tuz sepmoq	زخموں پر نمک چھڑکنا
yashash tarzi	رہن سہن
yaxshilik	بھلائی
yer maydoni	رقبہ
yerto‘la	تہ خانہ
yo‘q bo‘lib qolmoq	کھو جانا
yolg‘izgina, arzanda	اِکلوتا

yoqchilik	بے سروسامانی
yoqut	لعل
yordam bermoq	ساتھ دینا
yosh	بارعُب
zavqlanmoq, rohatlanmoq	لطف اٹھانا
zavqli raqs	سہانا ناچ
zich	گنجان
zig‘ircha ham bo‘sh joy bo‘lmaslik	تل دھرنے کی جگہ نہ رہنا
ziyon ko‘rmoq	لٹنا
ziyraklik	ذہانت

M U N D A R I J A

SO'Z BOSHI 5

رائے کا احترام 7

پاؤں یا جوتا 12

بد شکل شہزادے کی سمجھ داری 17

آرام کی قدر مصیبت کے بعد ہوتی ہے 21

سب انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں 22

ظالم کے لیے فقیر کی دعا 26

ظالم کا سو جانا جاگنے سے بہتر ہے 27

اونٹ اور لومڑی 29

حضرت علی کا انصاف 36

بکری نے دو گاؤں کھا لیے 41

موبائل فون 46

صوتی آلودگی 50

تتلی اور گلاب 55

آتے ہیں جو کام دوسروں کا 60

جب ہر چیز سونے کی بن گئی 65

اے وطن !تو سلامت رہے 71

تاریخی عمارتیں 78

نیا کمپیوٹر 86

پاکستان کے مقامی کھیل 93

ہماری تہذیب 100

حُسنِ سُلوک 104

LUG’AT 110

FOYDALANILGAN ADABIYOTLAR RO‘YXATI:…………………….... 122

M U N D A R I J A

SO‘ZBOSHI 5

Tanlovga hurmat 7

Oyoq yohud poyabzal 12

Badbashara shahzodaning zukkoligi 17

Har musibatning tagi yengillik 21

Hamma bir–biriga birodardir 22

Qashshoqning zolim uchun qilgan duosi 26

Zolimning bedorligidan uyqusi afzal 27

Tuya va tulki 29

Hazrat Alining adolati 36

Echki ikki qishloqni yeb qo‘ydi 41

Mobil telefon 46

Shovqin–suronning ziyoni 50

Kapalak va atirgul 55

Birovning joniga orom beruvchilar 60

Har narsa tillaga aylanganda 65

Ey Vatan, gulla, yashna! 71

Tarixiy binolar 78

Zamonaviy kompyuter 86

Pokistonning milliy oʻyinlari.. 93

Bizning turmush tarzimiz.. 100

Chiroyli muomala.. 104

LUG’AT 110

FOYDALANILGAN ADABIYOTLAR RO‘YXATI:……………………... 122

FOYDALANILGAN ADABIYOTLAR RO‘YXATI:

1. Abdurahmonova M., Murtazaxodjayeva M., Zokirova U., Shorahmedova M. Urdu tili. Toshkent, 2018.
2. Muxammedjanov R.M., Muxammedjanova V.A. “Urdu tili darsligi” - T., 2014.
3. Давидова А.А. Учебник языка урду.– М., 2003.
4. Abdurahmonova M., Urdu va hindiy tillar qo‘shma gap sintaksisi.– T., 2002.
5. Asani A.S., Hyder S.A. “Let's Study Urdu” (“Давайте изучать язык урду”), Yale University Press, UK., 2008

Qo‘shimcha adabiyotlar:

6. Abdurahmonova M.X. “Urdu tili leksikologiyasi” T., 2018
7. Spoken Urdu for GCSE Students (English and Urdu Edition) (Urdu) UK. 2005
8. Дымщиц З.М. Грамматика языка урду. М., 2001.
9. Мухамеджанов Р., Мухамеджанова В. Учебник языка урду. Ташкент., 1992
10. Jama Urdu Encyclopaedia (Adab) Vol. 1Nai Dehli, 2003

ZAKIROVA UMIDA ISMATOVNA

TDShU, Urdu tili, adabiyoti, Pokiston tarixi va madaniyati kafedrasi katta o‘qituvchisi

URDU TILI

(amaliy mashg’ulotlar uchun)

O‘quv qo‘llanma

Mas’ul muharrir:
Muhibova U.U.
filologiya fanlari doktori, prof.

Taqrizchilar:
Abdurahmonova M.H.
filologiya fanlari nomzodi, prof.

Kazakbayev A.A.
filologiya fanlari boyicha falsafa doktori,(PhD).

Texnik muharrir:
Sayfullayeva Nodiraxon

Ushbu o‘quv qo‘llanma Toshkent davlat sharqshunoslik universiteti rektorining 2024- yil 10 iyuldagi 165-UM-sonli buyrug’iga asosan nashrga tavsiya qilingan. (bayonnoma № 165-15, 2024-yil)

Bosishga ruxsat etildi:
Bichimi 60x84 1/16 Shartli 7,5 b.t.
50 nusxada bosildi. Buyurtma №

Toshkent davlat sharqshunoslik universitetining kichik bosmaxonasi.
Toshkent, Amir Temur ko‘chasi, 20

©Toshkent davlat sharqshunoslik unversiteti, 2024